

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرِ وَاَنْتُمْ اَدْرَاكُتُمْ

ہفت روزہ **ساز** قادیان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان!

Regd. No. P/G.D.P-3

Registered with the registrar of news Papers for India at No. R N. 61/57

Phone No. 35

مُصَلِّحُ مَوْءُوْدِ الْكَبِیْرِ

تخرام کلا وقت آئو دیک اسید پیا نے مسدیاں برمنار بکند تر مشکم افسانہ

(اہام حضرت مسیح موعودؑ)



**پیشگوئی مصلح موعود**  
 آنحضرت اقدس صلی علیہ وسلم والصلوات

”خدا نے رحیم و کریم سے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے اور جتنا دوزخ اگلا بھی کر اسے الہام سے ناسب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک وقت کا نشان دیتا ہوں اسی کے مرنے کے لئے جو تیرے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تقریرات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی برکت سے پروردگاریت جگدی اور تیرے غم کو دوزخ شیبہ پر اور دوزخ شیبہ کا ہے۔ تیرے لئے مبارک کروا سو قدرت اور رحمت اور قدرت کا نشان تجھے دیا جائے۔ بخش اور مسان کا نشان تجھے عطا ہوا ہے۔ اور شیخ اور غم کی کچھ تھے جی ہے۔ اسے خضرؑ کے نام سے سلام۔ خدا نے یہ کتنا دوزخ زندگی کے خرابی میں موت کے تجربے سے نجات پائی اور وہ جو قرآن مجید ہے میں باہر آویں۔ اور تاویں بسد م کا ترف اور کوسم اشرکہ کونہ کونہ بڑھ کر ہو۔ اور تق این تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور اپنی تمام برکتوں کے ساتھ جہانک جانتے موت لوگ سمجھیں کہ میں نے دوزخوں میں جہانکوں کرنا ہوں۔ اور وہ جہانکوں میں کونسی تیرے ساتھ ہوں۔ اور انہیں جو جہانکوں کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمدؐ صلی علیہ وسلم کو نہ مانگتے اور نہ تیرے ساتھ ہوں۔ اور تیرے ساتھ ہوں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجہ اور پاک رکاز تجھے دیا جائے گا۔ ایک رکی غم بردا تجھے ملے گا۔ وہ دوزخ تیرے ہی رحم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ جو حضرت پاکؐ کے لئے تہب: جہان آتا ہے۔ اس کا نام عنقریب اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دین گی ہے۔ اور وہ جس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک دوزخ آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ نسل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور اظہت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے کسی نفس اور رُوح اچھ کی برکت سے بہتوں کو بوسا یوں سے بچا کرے گا۔ وہ کلمہ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی برکت و تیرے لئے اسے اپنے کلمہ تجھ سے بھیجا ہے۔ وہ سخت زمین و فہم ہوگا اور دل کا عظیم اور علوم ہی بہی و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ دین کو چار کرنے اور جوہر (اس کے سننے سمجھ میں نہیں آئیے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند و بستاند گرامی اربند مظهر الاذل و الاخصر مظهر الحق و العسلاہ کائن اللہ انزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطیہ سے مسور کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ خدا کا مہربان اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کسٹ زوں تک شہرت پائے گا۔ اور تو میں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا و کائنات اُسرا مَعْقُوبِيْنَا“

(از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۵۶ء صفحہ ۲)





ادب اہل بیت

بے شمار تازہ نشانات کی حامل ایک عظیم نشان آسمانی پیشگوئی

ہفت روزہ کبیر قادیان مصلح موعود نمبر

بابت ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ  
بسطاً بقیہ  
الربیع ۱۳۶۱ ہجری شمسی  
الفروری ۱۹۰۲ء  
جلد ۳۱ شماره ۶

شرح چند

سالانہ ۲۰ روپیہ  
ششماہی ۱۰ روپیہ  
ممالک غیر بریلوی بڑی ڈاک ۵۲ روپیہ  
فی پرچہ ۴۰ پیسہ  
خصوصی نمبر ایک روپیہ

احمد رضا احمدی

قادیان - ۸ ربیع (فروری) - حضرت اندلس  
امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی محبت کے بارے  
میں تازہ سے آنے والے بعض مہمانان کرام کی زبانی یہ  
اطلاعات موصول ہوئی ہے کہ :-  
"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" اللہ  
تبارک و تعالیٰ ہمارے جان و دل سے مجاہد اور پائے  
آقا کو ہمیشہ صحت و عافیت سے رکھے اور ہر کام پر آپ  
کی خصوصی تائید و نصرت فرماتا رہے۔ آمین۔  
قادیان - ۸ ربیع (فروری) - محترم صاحبزادہ مرزا  
دکیم احمد صاحب ناظر علی صدر انجمن احمدیہ دیر ترقی  
مع محترم سیدہ بیگم صاحبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و  
عافیت اہم خدمات سلسلہ میں مصروف ہیں۔ مقامی طور پر  
بہادر دلشان کرام بھی بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اللہ تبارک

ولادت باسعادت

قادیان - ۲ ربیع (فروری) - دارالاجرت دہلی سے آج ہی  
یہ خوشخبر خدایہ موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے  
حضرت اندلس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے  
چھوٹے صاحبزادے نور محمد صاحبزادہ مرزا صاحبزادہ مرزا  
اور محترم صاحبزادی فائزہ بیگم صاحبہ بارگاہ ختم صحیحہ صاحبزادہ مرزا  
طالعہ مبارک کو تاریخ ۲ ربیع (فروری) پہلا تازہ زید ظاہر فرمایا ہے  
اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے جان و دل سے مجاہد اور پائے  
آقا کو ہمیشہ صحت و عافیت سے رکھے اور ہر کام پر آپ  
کی خصوصی تائید و نصرت فرماتا رہے۔ آمین۔  
قادیان - ۸ ربیع (فروری) - محترم صاحبزادہ مرزا  
دکیم احمد صاحب ناظر علی صدر انجمن احمدیہ دیر ترقی  
مع محترم سیدہ بیگم صاحبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و  
عافیت اہم خدمات سلسلہ میں مصروف ہیں۔ مقامی طور پر  
بہادر دلشان کرام بھی بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اللہ تبارک

اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ستورہ صفات عظیم بحسب اور خیر بھی مگر دنیا کو اس کی ان صفات کا ثبوت انبیاء کے جود سے ہی ملتا ہے۔ ہمارے انہی کی پیشگوئیوں جنہوں  
ذات ہر تعالیٰ کے قاطن اور عالم انبیا ہستی ہونے پر زبردست دلیل ہوتی ہیں وہ ان خود ان فرستادوں کی صداقت کا ثبوت ہی نہیں کرتی ہیں۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ  
قرآن مجید میں فرماتا ہے "عَلَّمَ الْغَيْبَ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ" (سورہ جن: ۲۶) یعنی ہم غیب صرف میری ذات سے کھلتے  
ہے۔ ان اپنے غیب پر بجز برگزیدہ رسولوں کے کسی کو اطلاع نہیں کرتا۔ اس آیت کی تفسیر سے ظاہر ہے کہ مستقبل کے بارے میں قبل از وقت کوئی پیش گوئی آسمانی نہ  
ہے بالائے ہر مصلحتی غیب بجز انبیاء کے کسی پر کھلا نہیں جاتا۔ بالخصوص ایسے امور غیبیہ جو عظیم الشان اور نادر العادت اور پریشانی ہوں۔ صرف انبیاء علیہم السلام ہی انہیں  
کے جہلتے ہیں ناکہ وہ ان کی صداقت و حقیقت پر گواہ ہوں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دعویٰ کی صداقت کے ثبوت میں جہاں بے شمار معنوی اور منقوی دلائل پیش فرمائے وہاں ہزاروں کی تعداد میں  
ایسی مہتمم بالشان اور خارق عادت پیشگوئیاں بھی کی جو اپنے اپنے وقت پر کمال آب و تاب سے پوری ہو کر مومنین کے لئے از یاد ایمان کا موجب بنیں۔ بظنہ تعالیٰ  
آج بھی پوری ہو رہی ہیں۔ منجملہ ان تمام پیشگوئیوں کے غیر معمولی اوصاف و کمالات کے حامل ایک موعود اور بیشتر فرزند کی ولادت سے متعلق وہ مہتمم بالشان آسمانی پیشگوئی بھی  
آپ کی صداقت و حقیقت کا ایک بہترین اور ناقابل تردید ثبوت فراہم کرتی ہے۔ جو حضور نے ہوشیار پوری سلسلہ چالیس روز تک خصوصی عبادات و عبادت بجالانے اور جہاں  
و سفر خانہ دعائیں کرنے کے نتیجے میں باعلام الہی ۳۰ فروری ۱۸۸۶ء کے شہتار میں شائع فرمائی۔ اور تو تاریخ اجربیت میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے موعود ہے۔  
یہ عظیم الشان پیش گوئی چونکہ قادیان کے بعض غیر مسلموں کی طرف سے نشان نمائی کے مطالبہ پر کی گئی تھی۔ اس لئے اس کی اہم عبارت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-  
"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے پسایا۔  
قبولیت۔ جگہ دی۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ خدا نے یہ کہا تارہ  
جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پیچھے سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قید میں دے پڑے ہیں باہر آویں۔ تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا تمہ کو گلی پر  
ظاہر ہو۔۔۔ اور تا لوگ کھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کہ تم میں۔ اور وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تم انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان  
نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ہے۔"

خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس پیشگوئی کی غیر معمولی عظمت و اہمیت کے پیش نظر ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں فرمایا :-  
"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدا نے تمہیں جہاں شانہ نے ہمارے نبی کریم روف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کو زندہ کرنے سے صد بار بڑی اعلیٰ و اعلیٰ و اعلیٰ و اعلیٰ ہے۔"  
۲۸ فروری ۱۸۸۶ء ۲۳ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہارات میں اس مہتمم بالشان نشان آسمانی کے جن عظیم القدر اغراض و مقاصد کی تیسرے کی ہے وہ بلاشبہ غیر معمولی  
عظمت و اہمیت کے حامل ہیں۔ یوں بھی جو پیشگوئی ایک وقت اللہ تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت، حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و حقیقت کی روشن دلیل،  
قرآن حکیم کی عظمت و جلال شان کی ناقابل تردید گواہی، مذہب عالم کے مقابل میں دین اسلام کے امتیازی شرف پر زندہ گواہ اور خود صاحب پیشگوئی کے ریحی  
ادب و نجابت اللہ ہونے کا ثبوت ہوا جس کی عظمت و اہمیت سے محضاً کون صاحب بصیرت انسان انکار کر سکتا ہے۔

وعدہ الہی کے عین مطابق سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کا وہ موعود اور بیشتر فرزند ۱۲ جنوری ۱۸۸۶ء کو سیدنا حضرت محمود مصلح موعود رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے مقدس دیار بارت و جود میں جلوہ گر ہوا۔ پیشگوئی میں بیان فرمودہ تمام علامات آپ کے وجود میں ایسی شان اور آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئیں کہ ہر  
علامت اپنی جگہ اللہ تعالیٰ کے وجود، حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت، اسلام کی حقیقت، قرآن حکیم کی عظمت اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت  
اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے نبوت اللہ ہونے کا ایک زبردست اور لامتناہی ثبوت بن گئی۔ یہی یقین ہے کہ آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو آنے والے کسی  
بھی دور میں انشاء اللہ تعالیٰ جب کبھی غیر مسلم دنیا کو بے شمار رخشندہ و تابندہ نشانات پریشانی میں عظیم الشان آسمانی پیشگوئی پر غور کرنے کی توفیق ملے گی تو  
اس کے لئے مذہب اسلام کی عظمت و شوکت کا برملا اعتراف کرنے اور اس پر ایمان لانے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ خود سیدنا حضرت اقدس  
المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذین الہی کے تحت اپنے آپ کو اس عظیم الشان آسمانی پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہوئے دہلی کے تاریخی جلسہ میں یہ  
یہ نولت۔ عیان فرمایا کہ :-

"میں خدا سے خبر پا کر اعلان کرتا ہوں کہ وہ پیشگوئی جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں فرمایا تھا پوری  
ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے روایا میں مجھے اطلاع دی کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق میں ہوں۔ میں اس خدا کے واحد و لا شریک لہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں  
جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ یہ روایا جس کا ذکر کیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے۔ میں نے خود نہیں سنا۔ اگر میں اس بیان میں سچا  
ہوں تو یاد رکھنا چاہیے کہ آخر ایک دن میرے اور میرے شاگردوں کے ذریعے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ساری دنیا پڑھے گی۔ اور ایک دن  
آئے گا جب ساری دنیا پر اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ شان کے ساتھ اسلام کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ جیسا کہ پہلی صدیوں میں ہوئی تھی۔"  
(بحوالہ ماہنامہ "فرقان" قادیان اپریل ۱۹۲۳ء)

یہ جہاں تک غیر مسلم دنیا کا تعلق ہے۔ الہی نوشتوں کے مطابق اس کے لئے بہر صورت ایک نہ ایک دن ان رخشندہ و تابندہ آسمانی نشانات  
کی عظمت و شوکت کا معترف ہونا ایک ایسی خدائی تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی بھی طاقت پورا ہونے سے روک نہیں سکتی۔ ضرورت اس امر  
کی ہے کہ ہم تائبیدہی اور اعلائے کلمہ اسلام پر ملتی ان نشانات کو دنیا کے سامنے پیش کرتے چلے جائیں اور ان تمام جلیل القدر حقائق کو  
پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کوشاں رہیں۔ جن سے ہمارے محبوب اور پیارے آقا سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو والہانہ پیار  
تھا۔ اور جن کی تکمیل میں آپ نے اپنی مبارک زندگی کا ایک ایک بیش قیمت لمحہ صرف کر دیا ہے۔

ملت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے!  
خانہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام میں اس مبارک  
ولادت کی خوشی میں موعود ۱۶ فروری ۱۹۰۲ء کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے جملہ ادارہ جات میں تعطیل رہی ہے۔



# آج میں خدا کے فضل سے پورے یقین اور شوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں

## میں ہمیشہ کوئی مصلح موعود کا مصداق ہوں

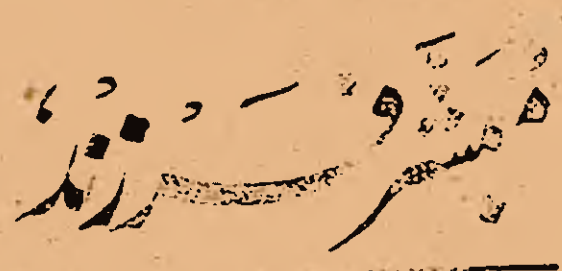
خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۲ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلا بڑا شوق استعلان!

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: —  
 ”آج میں ایک ایسی بات کہنا چاہتا ہوں جس کا بیان کرنا میری طبیعت کے لحاظ سے مجھ پر گراں گزرتا ہے۔ لیکن چونکہ بعض نبوتیں اور الٰہی تقدیریں اس بات کے بیان کرنے کے ساتھ وابستہ ہیں اسلئے میں اس کے بیان کرنے سے باوجود اپنی طبیعت کے انکسار کے باوجود کہہ سکتا۔“  
 جنوری کے پہلے مہینہ میں غالباً بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات کو میں نے غالباً کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کہ میں اندازہ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات تھی (میں نے ایک عجیب رویا دیکھا) میں نے جیسا کہ بارہا بیان کیا ہے، غیر مومنین کا اپنی کسی رویا کو بیان کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ اور میں خود تو سوائے پچھلے ایام کے جبکہ اس جنگ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بعض اہم تحریریں بھی دیں بہت کم ہی اپنی رویا بتایا کرتا ہوں۔ بلکہ اللہ جہتہ بہا تھا ہے یہ طریق درست ہے یا نہیں، میں اپنے رویا و کشوف اور اہمات لکھتا بھی نہیں۔ اور اس اثر وہ خود بھی کچھ منہ کے بعد میری نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ابھی لاہور میں پوہری نظر اللہ خالصاً سے لکھا گیا امر کے سلسلہ میں میرا ایک بیس بیس کا پورا نام لکھا یاد رکھنا۔ پہلے تو وہ میرے ذہن میں ہی نہ آیا۔ مگر بعد میں جب انہوں نے اس کی بعض تفصیلات بیان کیں تو اس وقت مجھے یاد آ گیا۔ تو میری یہ عادت نہیں ہے کہ میں رویا و کشوف بیان کروں لیکن چونکہ اس رویا کا تعلق بعض اہم امور سے ہے۔ صرف ایسے امور سے جو کہ میری ذات سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ ایسے امور سے بھی جو بعض ملحق انبار کی ذات اور ان کی پیشگوئیوں سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ آئندہ رونما ہونے والی دنیا کے اہم حالات سے بھی تعلق رکھتے ہیں اسلئے میں مجبور ہوں کہ اس رویا کا اعلان کروں۔ اور میں نے اس کے اعلان سے پہلے خدا تعالیٰ سے اس بارہ میں دعا بھی کی ہے اور استخارہ ہی کیا ہے تاکہ اس معاملہ میں مجھ سے کوئی بات خدا تعالیٰ کے منشاء اور اس کی رضا کے خلاف نہ ہو۔ وہ رویا یہ تھا کہ (میں نے دیکھا میں ایک مقام پر ہوں جہاں جنگ ہو رہی ہے وہاں کچھ عازین ہیں تا معلوم وہ کڑھے ہیں یا ٹرنچز ہیں۔ بہر حال وہ جنگ کے ساتھ تعلق رکھنے والی کچھ باتیں ہیں۔ وہاں کچھ لوگ ہیں جن کے متعلق میں

نہیں جانتا کہ آیا وہ ہماری جماعت کے لوگ ہیں یا یوتھی مجھے ان سے تعلق ہے۔ میں ان کے پاس ہوں۔ اتنے میں مجھے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے جہیز فوج نے جو اس فوج سے کہ جس کے پاس میں ہوں برسر پیکار ہے، یہ معلوم کر لیا ہے کہ میں وہاں ہوں اور اس سے اس مقام پر حملہ کر دیا ہے۔ اور وہ حملہ اتنا شدید ہے کہ اس جگہ کی فوج نے پسپا ہونا شروع کر دیا۔ یہ کہ وہ انگریزی فوج تھی یا امریکن فوج یا کوئی اور فوج تھی۔ اس کا مجھے اس وقت کوئی خیال نہیں آیا۔ بہر حال وہاں جو فوج تھی اس کو ہر منوں سے دینا پڑا۔ اور اس مقام کو چھوڑ کر وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب وہ فوج پیچھے ہٹی تو جہیز اس عمارت میں داخل ہو گئے جس میں میں تھا۔ تب میں خوب ہی کہتا ہوں۔ دشمن کی جگہ پر دہشتا درست نہیں۔ اور یہ مناسب نہیں کہ اب اس جگہ چھرا اچلتے۔ یہاں سے ہمیں بھاگ چلنا چاہیے۔ اس وقت میں رویا میں صرف یہی نہیں کہ تیزی سے چھرا اچلتا بلکہ دوڑتا ہوں۔ میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں اور وہ بھی میرے ساتھ ہی دوڑتے ہیں۔ اور جب میں نے دوڑنا شروع کیا تو رویا میں جیسے زیادہ معلوم ہوا جیسے میں انسانی مقدرات سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ دوڑ رہا ہوں

اور کوئی ایسی زبردست طاقت مجھے تیزی سے لے جا رہی ہے۔ کہ میلوں میل ایک آن میں میں طے کرتا جاتا ہوں۔ اس وقت میرے ساتھیوں کو بھی دوڑنے کی ایسی ہی طاقت دی گئی۔ مگر پھر بھی وہ مجھ سے بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اور میرے پیچھے ہی جہیز فوج کے سپاہی میری گرفتاری کے لئے دوڑتے آ رہے ہیں۔ مگر شاید ایک منٹ بھی نہیں گزرا کہ گنگا کے کنارے رویا میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ زمین میرے پاؤں کے نیچے سمٹی چلی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ میں ایک ایسے علاقہ میں پہنچا جو اس کو کہنا نہ کا تھی ہے۔ وہاں جس وقت جہیز فوج نے حملہ کیا ہے۔ رویا میں مجھے یاد آتا ہے کہ کسی سابق نبی کی کوئی پیشگوئی ہے اس میں اس واقعہ کی خبر پہلے سے دی گئی تھی اور تمام نقشہ بھی بتایا گیا تھا۔ کہ جب وہ موعود اس مقام سے دوڑے گا تو اس طرح دوڑے گا۔ اور پھر فلاں جگہ جائے گا۔ چنانچہ رویا میں پہنچا ہوں وہ مقام اس پیشگوئی کے عین مطابق ہے۔ اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ پیشگوئی میں اس امر کا بھی ذکر ہے کہ ایک خاص راستہ ہے جسے میں اختیار کروں گا۔ اور اس راستہ کے اختیار کرنے کی وجہ سے دنیا میں بہت اہم تغیرات ہوں گے اور دشمن مجھے گرفتار کرنے میں ناکام رہے گا۔ چنانچہ جب میں یہ خیال کرتا

ہوں تو اس مقام پر مجھے کئی پگڈنڈیاں نظر آتی ہیں جن میں سے کوئی کسی طرف جاتی ہے اور کوئی کسی طرف میں ان پگڈنڈیوں کے بالمقابل دوڑتا چلا گیا ہوں۔ تا معلوم کروں کہ پیشگوئی کے مطابق مجھے کس کس راستے پر جانا چاہیے۔ اور میں اپنے دل میں یہ خیال کرتا ہوں کہ مجھے تو یہ معلوم نہیں کہ میں نے کس راستے سے جانا ہے اور میرا کس راستے سے جانا خدائی پست گوئی کے مطابق ہے۔ ایسا نہ ہو میں غلطی سے کوئی ایسا راستہ اختیار کر لوں جس کا پیشگوئی میں ذکر نہیں۔ اس وقت میں اس شرک کی طرف جا رہا ہوں جو سب کے آخر میں بائیں طرف ہے اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ مجھ سے کچھ فاصلہ پر میرا ایک اور ساتھی ہے۔ اور وہ مجھے آواز دے گا کہتا ہے۔ اس شرک پر نہیں۔ دوسری شرک پر جانی اور میں اس کے کہنے پر اس شرک کی طرف جو بہت دور ہٹ کر ہے واپس لوٹتا ہوں۔ وہ جس شرک کی طرف مجھے آوازیں دے رہا ہے انتہائی دائیں طرف ہے اور جس شرک کو میں نے اختیار کیا تھا وہ انتہائی بائیں طرف تھی۔ پس چونکہ میں انتہائی بائیں طرف تھا اور جس طرف وہ مجھے بلاتا تھا وہ انتہائی دائیں طرف تھی اس لئے میں لوٹ کر اس شرک کی طرف چلا۔ مگر جس وقت میں پیچھے کی طرف واپس ہوا اس معلوم ہوا کہ میں کسی زبردست طاقت کے قبضہ میں ہوں۔ اور اس زبردست طاقت نے مجھے پکڑ کر درمیان میں سے گزرنے والی ایک پگڈنڈی پر چلا دیا۔ میرا ساتھی بھی مجھے آوازیں دیتا چلا جاتا ہے کہ اس طرف نہیں، اس طرف۔ اس طرف نہیں، اس طرف۔ مگر میں نے اپنے آپ کو بالکل بے بس پاتا ہوں۔ اور درمیانی پگڈنڈی پر بھاگتا چلا جاتا ہوں۔ (اس جگہ کی شکل رویا کے مطابق اس طرح بنتی ہے)۔



### منظوم کلام حضرت اقدس سرہنورد علیہ الصلوٰۃ والسلام

بشارت دی کہ اب بڑا ہے تیرا جو ہوگا ایک سبب جو سبب میرا  
 کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا دکھاؤں گا کہ اک عالم کو چھپیرا  
 بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی  
 فسبحان الذی اخرجنی الاعادی  
 مری ہر بات کو تو نہ بھلا دی مری ہر روک بھی تو نے اٹھا دی  
 مری ہر پیشگوئی خود بنا دی تیری نسلاً بعبیداً بھی دکھا دی  
 جو رہی ہے مجھ کو وہ کس کو عطا دی  
 فسبحان الذی اخرجنی الاعادی

شمال  
 دہلی  
 مشرق  
 جب میں تھوڑی دور چلا تو مجھے وہ نشانات نظر آنے لگے جو پیشگوئی میں بیان کئے گئے تھے۔ اور میں کہتا ہوں



میں انکی راستہ پر آگیا جو خدا تعالیٰ نے پیشگوئی میں بیان فرمایا تھا۔ اس وقت روایا میں اس کی کچھ توہین بھی کرتا ہوں کہ میں درمیانی بند نہی پر جو چلا ہوں تو اس کا کیا مطلب ہے۔ چنانچہ جس وقت میری آنکھ کھلی معاف مجھے خیال آیا کہ دایاں اور بائیاں راستہ جو روایا میں دکھایا گیا ہے اس میں بائیں راستہ سے مراد خالص ذہنی کوششیں اور تدبیریں ہیں۔ اور دائیں راستہ سے مراد خالص ذہنی طریق دعا اور عبادتیں وغیرہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ ہماری جماعت کی ترقی درمیانی راستے پر چلنے سے ہوگی۔ یعنی کچھ تدبیریں اور کوششیں ہوں گی اور کچھ رعایتیں اور تقدیریں ہوں گی۔ اور پھر یہ بھی میرے ذہن میں آیا کہ دیکھو قرآن شریف نے اُمت کو یہ بتایا کہ جو سچا قرآن پڑھا ہے اس وسیلے سے راستہ پر چلنے کے ہیں۔ اور یہی ہے کہ یہ اُمت اسلام کا کامل نمونہ ہوگی۔ اور چھوٹی پڑھنے والی کی یہ تعبیر ہے کہ راستہ کو درست راستہ سے گزراں میں مشکلات بھی ہوتی ہیں۔ فرض میں اس راستہ پر چھٹا شروع ہوا اور مجھے یوں معلوم ہوا کہ دشمن بہت پیچھے رہ گیا ہے اتنی دور کہ اس کے قدموں کی آہٹ سنائی دیتی ہے اور نہ اس کے آنے کا کوئی امکان پایا جاتا ہے۔ مگر ساتھ ہی میرے ساتھیوں کے پیروں کی آہٹیں بھی گزرتی ہیں جو جاتی ہیں۔ اور وہ بھی بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ مگر میں دوڑتا چلا جاتا ہوں اور ان میں سے پیروں کے نیچے چلتی چلی جا رہی ہے۔

اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس واقعہ کے متعلق جو پیشگوئی تھی اس میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اسی راستہ کے بند بانی آئے گا۔ اور اس پانی کو عبور کرنا بہت مشکل ہوگا۔ اس وقت میں رستے پر چلتا تو چلا جاتا ہوں مگر ساتھ ہی کہتا ہوں وہ پانی کہاں ہے؟ جب تیرے یہ کہا۔ وہ پانی کہاں ہے۔ تو بیکدم میں نے دیکھا کہ میں ایک بہت بڑی تھیل کے کنارے پر کھڑا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان تھیل کے پار ہونا پیشگوئی کے مطابق ضروری ہے۔ پورے اس وقت دیکھا کہ تھیل پر کچھ چیزیں تیر رہی ہیں۔ وہ ایسی ہی ہیں جیسے سانپ ہوتے ہیں۔ اور ایسی باریکہ اور لمبی چیزوں سے بنی ہوئی ہیں جیسے بے وغیرہ کے گھونسلے نہایت باریکہ تنکوں کے ہوتے ہیں۔ وہ اوپر سے گول ہیں جیسے اڑوہا کی پیٹھ ہوتی ہے۔ اور رنگ ایسا ہے جیسے بے کے گھونسلے سے سفیدی۔ زردی اور خاکی رنگ ملا ہو۔ وہ پانی پر تیر رہی ہیں۔ اور ان کے اوپر کچھ لوگ سوار ہیں جو ان کو پتلا رہے ہیں۔ خواب میں میں سمجھتا ہوں۔ بہت پرست قوم ہے اور یہ چیزیں جن پر یہ لوگ سوار ہیں ان کے بت ہیں اور یہ سال میں ایک دفعہ اپنے بتوں کو نہاتے ہیں۔ اور اب بھی یہ لوگ اپنے بتوں کو نہانے کی غرض سے مقررہ گھاٹ کی طرف نے جا رہے ہیں جب مجھے اُور کوئی چیز پار سے جانے کے لیے نظر نہ آئی تو میں نے زور سے پھلانا گناہ نکالی۔ اور ایک بت پر سوار ہو گیا۔ تب میں نے سنا کہ بتوں کے

بجاری زور زور سے مشرک نہ عقائد کا انہار شروع ہوا اور گیتوں وغیرہ کے ذریعہ سے کرنے لگے۔ اس پر میں نے دل میں کہا کہ اس وقت خاموش رہنا غیرت کے خلاف ہے اور بڑے زور زور سے میرے توجید کی دعوت ان لوگوں کو دینی شروع کی۔ اور شرک کی بُرائیاں بیان کرنے لگا۔ تقریر کرتے ہوئے مجھے یوں معلوم ہوا کہ میری زبان اردو نہیں بلکہ عربی ہے۔ چنانچہ میں عربی میں بول رہا ہوں۔ اور بڑے زور سے تقریر کر رہا ہوں۔ روایا میں ہی مجھے خیالی آتا ہے کہ لوگوں کی زبان تو عربی نہیں۔ یہ میری بائیں طرف سمجھیں گے مگر یہ محسوس کرتا ہوں کہ گو ان کی زبان کوئی اور ہے مگر یہ میری باتوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ میں اسی طرح ان کے سامنے عربی میں تقریر کر رہا ہوں۔ اور تقریر کرتے کرتے بڑے زور سے ان کو کہتا ہوں کہ تمہارے یہ بت نہایت پانی میں غرق کئے جائیں گے۔ اور خدا کے ہاتھ کی حکومت دنیا میں قائم کی جائے گی۔ ابھی میں یہ تقریر کر ہی رہا تھا کہ مجھے معلوم ہوا کہ اسی کشتی نما راستہ والا جس پر میں سوار ہوں یا اس کے ساتھ کے بت والا بت پرستی چھوڑ کر میری باتوں پر ایمان لے آیا ہے۔ اور موعود ہو گیا۔ اس کے بعد اثر بڑھنا شروع ہوا اور ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا۔ اور تیسرے کے بعد چوتھا اور چوتھے کے بعد پانچواں شخص میری باتوں پر ایمان لایا۔ اور بتوں کو ترک کرنا اور ایمان ہوتا چلا جاتا ہے۔ اتنے میں ہم تھیل پار کر کے دوسری طرف پہنچے۔ تو میں ان کو حکم دیتا ہوں کہ ان بتوں کو جیسا کہ پیشگوئی میں بیان کیا گیا تھا پانی میں غرق کر دیا جائے۔ اس پر جو لوگ موعد ہو چکے ہیں وہ بھی اور جو ابھی موعد تو نہیں ہوئے مگر ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔ تیرے سامنے جاتے ہیں اور تیرے حکم کی تعمیل میں بتوں کو تھیل میں غرق کر دیتے ہیں۔ اور میں خواب میں تیراں ہوں کہ یہ تو کسی تیرنے والے مادے کے بتے ہوئے تھے یہ اس آسانی سے تھیل کی تہ میں کس طرح چلے گئے۔ صرف بجاری پکڑ کر ان کو پانی میں غوطہ دیتے ہیں اور وہ پانی کی گہرائی میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کے بعد میں کھڑا ہو گیا اور پھر انہیں تبلیغ کرنے لگا گیا۔ کچھ لوگ تو ایسا لپکے تھے۔ مگر باقی قوم جو ساحل پر تھی ابھی ایمان نہیں لائی تھی۔ اس لئے میں نے ان کو تبلیغ کرنی شروع کر دی۔ یہ تبلیغ میں ان کو عربی زبان میں ہی کرتا ہوں۔ جب میں انہیں تبلیغ کر رہا ہوں تاکہ باقی لوگ اسلام لے آئیں تو یکدم میری سانت میں تغیر پیدا ہوتا ہے اور مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اب میں نہیں بول رہا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہامی طور پر میری زبان پر باتیں جاری کی جا رہی ہیں۔ جیسے خطبہ الہامی تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری ہوا۔ غرض میرا کلام اس وقت بند ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ میری زبان سے بولنا شروع ہو جاتا ہے۔ بولنے بولتے میں بڑے زور سے ایک شخص کو جو غالباً سب سے پہلے ایمان لایا تھا۔ غالباً کا

لفظ میں نے اس لئے کہا کہ مجھے یقین نہیں کہ وہی شخص پہلے ایمان لایا ہو۔ ان غالب گمان یہ ہے کہ وہی شخص پہلا ایمان لانے والا یا پہلے ایمان لانے والوں میں سے بااثر اور مفید وجود تھا۔ بہر حال میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ سب پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہے۔ اور میں نے اس کا اسلامی نام عبدالشکور رکھا ہے۔ میں اس کو مخاطب کرتے ہوئے بڑے زور سے کہتا ہوں کہ جیسا کہ پیشگوئیوں میں بیان کیا گیا ہے میں اب آگے جاؤں گا۔ اس لئے آگے عبدالشکور تجھ کے میں اس قوم میں اپنا نائب مقرر کرتا ہوں۔ تیرا فرض ہوگا کہ میری دوسری کتب اپنی قوم میں توجید کو قائم کرے۔ اور شرک کو مٹا دے۔ اور تیرا فرض ہوگا کہ اپنی قوم کو اسلام کی تعلیم پر عامل بنائے۔ میں واپس آ کر تجھ سے حساب لوں گا۔ اور دیکھوں گا کہ تجھے میں نے جن فرائض کی سرانجام دہی کے لئے مقرر کیا ہے ان کو تو نے کہاں تک ادا کیا ہے۔ اس کے بعد وہی الہامی حالت جاری رہتی ہے۔ اور میں اسلام کی تعلیم کے اہم امور کی طرف سے توجہ دلاتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ تیرا فرض ہوگا کہ ان لوگوں کو سکھائے کہ اللہ ایک ہے اور محمد اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں۔ اور کلمہ پڑھنا ہوں۔ اور اس کے سکھانے کا اُسے حکم دیتا ہوں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی اور آپ کی تعلیم میں کرنے کی اور سب لوگوں کو اس ایمان کی طرف بلانے کی تلقین کرتا ہوں۔ جس وقت میں یہ تقریر کر رہا ہوں (جو خود الہامی ہے) یوں معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میری زبان سے بولنے کی تلقین دہی ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں۔ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر پر بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور آپ فرماتے ہیں اَنَا اَلْمَوْعُودُ۔ اس کے بعد میں ان کو اپنی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ چنانچہ اس وقت میری زبان پر جو فقرہ جاری ہوا وہ یہ ہے۔ وَ اَنَا الْمَسِيحُ الْمَوْعُودُ مَثِيْلَهُ وَ خَلِيْفَتُهُ۔ اور میں ہی مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثل اور اس کا خلیفہ ہوں۔ تب خواب میں ہی مجھ پر عرشہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ میری زبان پر کیا جاری ہوا اور اس کا کیا مطلب ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اس وقت میں میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کے آگے جو الفاظ ہیں کہ مَثِيْلَهُ میں اس کا نظیر ہوں وَ خَلِيْفَتُهُ اور اس کا خلیفہ ہوں۔ یہ الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا اس کے مطابق اور اسے پورا کرنے کے لئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا ہے اور مطلب یہ ہے کہ اس کا مثیل ہونے اور اس کا خلیفہ ہونے کے لحاظ سے ایک رنگ میں ہی مسیح موعود ہی ہوں کیونکہ جو کئی نظیر ہوگا۔ اور اس کے اخلاق کو اپنے اندر لے لے گا۔ وہ ایک رنگ میں اس کا نام

پانے کا مستحق بھی ہوگا۔ پھر میں تقریر کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے چہرے کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں۔ اور جب میں کہتا ہوں، میں وہ ہوں جس کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں ہی منتظر کے کنارے پر انتظار کر رہی ہیں تو میں نے دیکھا کہ کچھ نوجوان عورتیں اور جو سات یا نو بی بی جن کے بائیں مستقر سے ہیں۔ دوڑتی ہوئی میری طرف آتی ہیں۔ مجھے السلام علیکم کہتی ہیں۔ اور ان میں سے بعض برکت حاصل کرنے کے لئے میرے کپڑوں پر ہاتھ پھیرتی جاتی ہیں۔ اور کہتی ہیں۔ "ان ہاں ہم تصدق کرتی ہیں کہ ہم انیس سو سال سے آپ کا انتظار کر رہی تھیں۔ اس کے بعد میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ میں وہ ہوں جسے عجم اسلام اور علوم عربی اور اس زبان کا فلسفہ مال کی گود میں اس کی دونوں چھاتیوں سے دودھ کے ساتھ پلائے گئے تھے۔ روایا میں جو ایک سابق پیشگوئی کی طرف مجھے توجہ دلائی تھی اس میں یہ تیر تھی کہ جب وہ موعود جھانکے گا تو ایک ایسے علاقہ میں پہنچے گا جہاں ایک تھیل ہوگی۔ اور جب وہ اس تھیل کو پار کر کے دوسری طرف جائے گا تو وہاں ایک قوم ہوگی جس کو وہ تبلیغ کرے گا اور وہ اس کی تبلیغ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو جائے گی۔ تب وہ دشمن جس سے وہ موعود جھانکے گا اس قوم سے مطالبہ کرے گا کہ اس شخص کو ہمارے حوالے کیا جائے مگر وہ قوم انکار کر دے گی۔ اور کہے گی ہم زکر مر جائیں گے مگر اسے تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔ چنانچہ خواب میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ جس قوم کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے کہ تم ان کو ہمارے حوالے کر دو۔ اس وقت میں خواب میں کہتا ہوں یہ تو بہت بخور ہے ہیں۔ اور دشمن بہت زیادہ ہے۔ مگر وہ قوم باوجود اس کے کہ ابھی ایک حصہ اس کا ایمان نہیں لایا بڑے زور سے اعلان کرتی ہے کہ ہم ہرگز ان کو نہ ہائے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم بڑے فضا ہو جائیں گے مگر تمہارے اس مطالبہ کو تسلیم نہیں کریں گے۔ تب میں کہتا ہوں دیکھو وہ پیشگوئی بھی پوری ہوگی۔ اس کے بعد پھر میں ان کو ہدایتیں دیکر اور بار بار توجید قبول کرنے پر زور دیکر اور اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کر کے آگے کسی مقام کی طرف روانہ ہو گیا ہوں۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ اس قوم میں سے اور لوگ بھی جلدی جلدی ایمان لانے والے ہیں۔ چنانچہ اسی لئے میں اس شخص سے جسے میں نے اس قوم میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے کہتا ہوں۔ جب میں واپس آؤں گا تو اسے عبدالشکور میں دیکھوں گا کہ تیری قوم شرک چھوڑ چکی ہے۔ موعود ہو چکی ہے اور اسلام کے تمام احکام پر کار بند ہو چکی ہے۔ یہ وہ روایا ہیں جو میں نے جوڑی ۱۹۸۲ء مطابق صبح ۱۳۲۲ھ میں پڑھی۔ اور جو غالباً پانچ اور چھ کی درمیانی شب بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات میں ظاہر ہوئی تھی۔ جب میری آنکھ کھلی تو میری نیند بالکل اُڑ گئی۔ اور مجھے سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کیونکہ آنکھ کھلنے پر مجھے یوں محسوس



ہوتا تھا گو یا میں اوروں کا بھول چکا ہوں۔ اور صرف عرب ہی جانتا ہوں۔ چنانچہ کوئی گنہگار نہ تھا۔ میں اس روایا پر غور کرنا اور سوچنا رہا۔ مگر میں نے دیکھا کہ میں عربی میں ہی غور کرتا تھا۔ اور اسی میں سوال و جواب میرے دل میں آتے تھے۔

اس روایا میں تین پیشگوئیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ایک پیشگوئی تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا میں نے ہی کہا ہے۔ یا کسی سابق غیر معروف نبی نے۔ اللہ ہر جانتا ہے کہ وہ کسی نبی کی پیشگوئی ہے اور آیا دیکھا کے سامنے اس رنگ میں یہ پیشگوئی پیش بھی ہو چکی ہے یا نہیں۔ لیکن اس کے علاوہ اور یہ پیشگوئیوں کی طرف بھی اس میں اشارہ کیا گیا ہے۔ یہی پیشگوئی جس میں یہ ذکر ہے کہ اسیں سو سال سے گزرا ہوا میرا انتظار کر رہی تھیں۔ وہ درحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک پیشگوئی ہے۔ جس کا انجیل میں ذکر آیا ہے۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں جب میں دوبارہ دنیا میں آؤں گا تو بعض تو ہیں مجھے مان لیں گی اور بعض تو ہیں انکار کریں گی۔ آپ ان اقوام کا تمثیلی رنگ میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ان کی مثال ایسی ہی ہوگی جیسے کچھ کنواریاں اپنی اپنی متعلقات لے کر وہاں کے استقبال کو نکلیں۔ وہ وہاں کے انتظار میں بیٹھی رہیں۔ بیٹھی رہیں اور بیٹھی رہیں۔ مگر وہاں آنے میں بہت دیر لگائی۔ جو متعلق تھیں انہوں نے تو اپنی متعلقات کے ساتھ تل بھی لے لیا تھا مگر جو بیوقوف تھیں انہوں نے متعلقات لے لیں مگر تل اپنے ساتھ نہ لیا۔ جب وہاں بہت دیر لگائی تو سب اُدھکنے لگیں۔ تب وہ جو بے احتیاط تھیں انہوں نے معلوم کیا کہ ان کا تل ختم ہو گیا ہے اور انہوں نے دو عمری عورتوں سے کہا کہ اپنے بچوں سے کچھ ہمیں بھی دے دو۔ کیونکہ ہمارے متعلقات بھی جلتی ہیں۔ انہوں نے کہا ہم تمہیں تل نہیں دے سکتیں۔ اگر وہ یہی تو شاید ہمارا تل بھی ختم ہو جائے۔ تم بلا لڑائی جاؤ شاید تمہیں ہاں سے تل مل جائے۔ جب وہ بول لینے کے لئے بازار گئیں تو پیچھے سے دو پہا آئے۔ اور وہ جو تیار تھیں اس کو ساتھ لے کر تل میں چلی گئیں۔ اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ کچھ دیر کے بعد وہ بے احتیاط تھیں بھی آئیں۔ اور دروازے کو کھٹکھٹا کر کہنے لگیں ہمارے لئے بھی دروازہ کھول لیا جائے۔ ہم اندر آنا چاہتی ہیں۔ مگر وہاں سے جواب دیا تم نے میرا انتظار نہ کیا۔ تم نے پوری طرح احتیاط نہ برتی۔ اس لئے اب صرف انہی کو حصہ ملے گا جو کس تھیں۔ تمہارے لئے دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔ یہ درحقیقت حضرت مسیح ناصری کی اپنی ہی پیشگوئی تھی کہ متعلق ایک

پیشگوئی تھی جو انجیل میں پائی جاتی ہے۔ پس روایا میں میں نے جو یہ کہا کہ میں وہ ہوں جس کے لئے اسیں سو سال سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے پر انتظار کر رہی تھیں۔ اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے زمانہ میں یا میری تسبیح سے یا ان علوم کے ذریعہ سے جو اللہ تعالیٰ نے میری زبان اور قلم سے ظاہر فرمائے ہیں ان قوموں کو جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا مقدر ہے اور جو حضرت مسیح ناصری کی زبان میں کنواریاں قرار دی گئی ہیں ہدایت عطا فرمائے گا۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ میرے ہی ذریعے سے ایمان لائے والی تھیں جو میں کی۔ اور یہ جو فرمایا کہ خلیفۃ اللہ و خلیفۃ اللہ اس خدائی الہام نے وہ بات جو ہمیشہ میرے سامنے پیش کی جاتی تھی اور جس کا جواب دینے سے ہمیشہ میری طبیعت انقباض محسوس کیا کرتی تھی آج میرے لئے بالکل حل کر دی ہے۔

مجھے اس الہام الہی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کے متعلق تھی خدا تعالیٰ نے میری ہی ذات کے لئے مصلحت کی تھی۔ لوگوں سے کہا اہل بار بار کہا کہ آپ کہ ان پیشگوئیوں کے بارے میں کیا رائے ہے۔ مگر میری یہ حالت تھی کہ میں نے کبھی سمجھ نہ سکی کہ ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کی بھی کوشش نہیں کی تھی۔ اس خیال سے کہ میرا نفس مجھے کوئی دھوکا نہ دے۔ اور میں اپنے متعلق کوئی ایسا خیال نہ کر لوں جو اللہ تعالیٰ کے خلاف ہو۔

حضرت خلیفۃ اولیٰ تھی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ مجھے ایک خط دیا اور فرمایا۔ میں یہ خط ہے۔ جو تمہاری پیدائش کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے لکھا۔ اس خط کو تشبیح الاذنان میں چھاپ دو۔ یہ بڑے کام کی چیز ہے۔ میں نے اس وقت ان کے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ خط لے لیا اور ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسے تشبیح میں شائع کر دیا۔ مگر اللہ ہر جانتا ہے میں نے اس وقت بھی اس خط کو غور سے نہیں پڑھا۔ صرف سرسری طور پر پڑھا۔ اور اشاعت کیلئے دیکھا۔ لوگوں نے اس وقت بھی کئی قسم کی باتیں کیں۔ مگر میں خاموش رہا۔ اس کے بعد بھی بار بار یہ سوال میرے سامنے لایا گیا۔ مگر ہمیشہ میں نے یہی جواب دیا کہ اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ جس شخص کے متعلق یہ پیشگوئیاں ہیں وہ دعویٰ بھی کرے کہ میں ان پیشگوئیوں کا مصداق ہوں۔ بلکہ مثال کے طور پر میں نے بعض دفعہ بیان کیا ہے کہ ریل کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ مانتے والے مانتے ہیں کہ

پیشگوئی پوری ہوگی۔ کیونکہ وہ واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اب یہ ضروری نہیں کہ ریل خود دھری بھی کرے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال پیشگوئی کی مصداق ہوں۔ ہماری جماعت کے دوستوں نے یہ اور اور قسم کی سرسری پیشگوئیاں بار بار میرے سامنے رکھیں۔ میں نے ان کو ان کا اپنے آپ کو مصداق ٹھہرا کر دیا۔ مگر میں نے ان میں ہمیشہ میں کہہ پیشگوئی اپنے مصداق کو آپ ظاہر کیا کرتی ہے۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تو زمانہ خود بخود گواہی دے گا کہ ان پیشگوئیوں کو میں مصداق ہوں۔ اور اگر میرے متعلق نہیں تو زمانہ کی گواہی میرے خلاف ہوگی۔ دونوں صورتوں میں مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق نہیں تو میں یہ کہہ کر کیوں گنہگار بنوں کہ یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں۔ اور اگر میرے ہی متعلق ہیں تو مجھے جلد باری کی کیا ضرورت ہے۔ وقت خود بخود حقیقت ظاہر کر دے گا۔ غرض جیسے الہام الہی میں کہا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ نکلیں۔ (تذکرہ ص ۱۸۱)۔ دینا ہے یہ سوال آتی دفعہ کیا۔ اتنی دفعہ کیا کہ اس پر ایک لمبا حصہ لکھ دیا۔ اس لیے حصہ کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہلکات میں خبر موجود ہے۔ مثلاً حضرت خلیفۃ اولیٰ السلام کے متعلق حضرت یوسف کے بھائیوں نے کہا تھا کہ تو ہی طرح یوسف کی باتیں کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ قریب المرگ ہو جاوے گا۔ یا ہلاک ہو جاوے گا۔ اور یہی الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑ کر دے گا۔ (تذکرہ ص ۱۸۱) ای طرح یہ الہام ہرگز یوسف کی خوشبو مجھے آ رہی ہے۔ (تذکرہ ص ۱۸۱) بتانا تھا کہ خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت یہ چیز ایک لمبے حصہ کے بعد ظاہر ہوگی۔ میں اب بھی اس یقین پر قائم ہوں کہ اگر ان پیشگوئیوں کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت کے قریب وقت تک یہ علم نہ دیا جاتا کہ یہ میرے متعلق ہیں۔ بلکہ موت تک مجھے علم نہ دیا جاتا۔ اور واقعات خود بخود ظاہر کر دیتے کہ چونکہ یہ پیشگوئیاں میرے زمانہ میں اور میرے ہاتھ سے پوری ہوئی ہیں۔ اس لئے میں ہی ان کا مصداق ہوں تو میں کوئی حرج نہ تھا۔ کئی کشف یا الہام کا تاہیدی طرہ پر ہونا ایک زائد امر ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت آخر اس امر کو ظاہر کر دیا اور مجھے اپنا نافرمان سے علم بھی دے دیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں چنانچہ آج میں نے پہلی دفعہ وہ تمام پیشگوئیاں سنوا کر اس نیت کے ساتھ دیکھیں کہ میں ان پیشگوئیوں کی حقیقت سمجھوں۔ اور دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں کیا کچھ بیان

فرمایا ہے۔ ہماری جماعت کے دوست چونکہ میری طرف ان پیشگوئیوں کو منسوب کیا کرتے تھے اس لئے میں ہمیشہ ان پیشگوئیوں کو غور سے پڑھنے سے بچتا تھا۔ اور ڈرتا تھا کہ کوئی غلط خیال قائم نہ ہو جائے مگر آج پہلی دفعہ میں نے وہ تمام پیشگوئیاں پڑھیں اور اب ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کے بعد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے یہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے ہی پوری کی ہے۔ میں اس کے متعلق اس وقت تفصیل سے کچھ نہیں کہہ سکتا مگر یہ جو آتا ہے کہ وہ میں کو چار کرنے والا ہوگا۔ اس کے متعلق ہمیشہ سوال کیا جاتا ہے کہ اس کے کیا معنی ہیں۔ اسی طرح "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ سو یہ جو الہام ہے کہ "میں کو چار کرنے والا ہوگا"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذہن اس طرف گیا ہے کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ یعنی وہ چوتھا بیٹا ہوگا۔ اگر یہ توہم لے لیا جائے تو چوتھے بیٹے کے لحاظ سے بھی بات بالکل متنازعہ ہے۔ مجھ سے پہلے مرزا سلطان احمد صاحب۔ مرزا فضل احمد صاحب اور مرزا بشیر احمد (اولیٰ) پیدا ہوئے اور چوتھا میں ہوا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھروسے پہلے ہماری والد سے تین بچے ہوئے۔ اس طرح بھی میں تین کو چار کرنے والا ہوا۔ پھر چوتھی خلافت کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے مرزا سلطان احمد صاحب کو اہمیت میں داخل ہونے کی توفیق دی۔ اس طرح بھی میں تین کو چار کرنے والا ہوا۔ گویا میں کو چار کرنے والا میں چار طرح ہوں۔ اولیٰ اور دوم اس طرح :- مرزا سلطان احمد۔ مرزا فضل احمد۔ بشیر احمد۔ مرزا محمود احمد۔ مرزا بشیر احمد۔ مرزا شریف احمد۔ مرزا بارک احمد۔ سوم اس طرح :- عصمت بیگم مرزا بشیر احمد اولیٰ۔ شوکت بیگم۔ مرزا محمود احمد۔ چہارم :- مرزا سلطان احمد۔ مرزا بشیر احمد۔ مرزا شریف احمد۔ مرزا محمود احمد۔ اس مرتبہ میں نے بھی کو چار کر دیا۔ لیکن میرا ذہن خدا تعالیٰ سے اس مرتبہ بھی منتقل کیا ہے کہ الہامی طور پر یہ میں کہا گیا کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ الہام میں یہ بتایا گیا تھا کہ وہ تین کو چار کرنا والا ہوگا۔ پس میرے نزدیک یہ اس کی پیدائش کی تاریخ بتائی گئی ہے۔ یہ پیشگوئی ابتداً ۱۸۸۶ء میں ہی کی گئی تھی پس ۱۸۸۶ء - ۱۸۸۷ء۔ ۱۸۸۸ء تین سال ہوئے۔ ان تین سالوں کو چار کرنا سال کرتا ہے۔ ۱۸۸۸ء تک ہے۔ اور یہی میری پیدائش کا سال ہے۔ بس تین کو چار کرنے والی پیشگوئی میں یہ خبر دی گئی تھی کہ اس کی پیدائش چوتھے سال میں

# ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“

(الہام) سیدنا حضرت آدم کی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حکیم ساری ماڈرن، صاحب پور کٹک (اٹریسہ)



# حضرت مصلح موعودؑ

از مکتوب سید محمد امین سلیم صاحب شاہجہان پوری۔ نوابشاہ (پاکستان)

وہ نہیم و ذکی وہ دلاور  
فہم مشران میں مہر انور  
ضو فشاں مثل خورشید خاور  
خادم دین حق فضل داور  
گمراہان طریقت کا رہبر  
خدمت دین حق میں مختار  
بہت شکن مثل فرزند آذر

نام جس کا ہے محمود احمد

اور عمل جس کا تقویٰ سراسر

کامیابی تھی اس کا مقدر  
کلمہ اللہ بھی ہے نام اس کا  
تین کو چار اس نے کیا ہے  
بے "دوشنبہ مبارک" دوشنبہ  
نور ہے نور نسرند عالی  
عطر خوشنودی و دلبری سے  
روح حق ڈالی اُس میں خدا نے  
برکتیں اُس سے پائیں گی تو ہیں  
وہ ترقی کرے گا بستر عت  
رستگاری امیروں کو دے گا  
نام پائے گا سارے جہاں میں

عہد میں اپنے بے مثل تھا وہ

کوئی ہمسر نہ اس کے برابر

تجربہ زمانے کی اُس پر نگاہیں  
تھا وہ خواص دریاے حکمت  
زہد و تقویٰ میں عبد مکرم  
اُس کا دشمن بنا اک زمانہ  
تند کتنی تھی باد مخالف  
لیکن ان آنڈھیوں کے مقابل  
اُس نے پروانہ کی دشمنوں کی

فضل حق سے رہا کامران وہ

رہ گئے اُس کے دشمن بھی ششدر

مدح میں اُس کی رطب اللسان ہے اُس کا خادم سلیم سخنور

## تحریر کے احوال

تیسرا کہ اجا بکراچیاں ۲۸ صبح روزی کے عینم میں قارئین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ محرم ایدہ صاحب قمر  
خلف محرم حضرت میر محمد اسماعیل صاحب نے اللہ تعالیٰ عنہ بفرض علاج ان دونوں امر کی میں قیام فرمایا۔ جہاں ماہ رواں  
کے دوسرے عشرہ میں محرم موصوف کا اوپن ہارٹ سرجری آپریشن ہونے والا ہے تاہم اس نامی فور سے دعا فرمائی کہ  
اللہ تعالیٰ اس نازک اور پیچیدہ آپریشن کو ہر جہت سے کامیاب کرے اور کئی وقت رشتہ جانی کے ساتھ بخیر و خوبی  
اپنے مستقر پر واپس لائے۔ آمین۔

محرم مختار صاحب ہاشمی کارکن نظارت خدمت درویشان رتوہ جن کے نام کے ایک مقرر گزشتہ دنوں  
ناج کا خفیہ علاج ہوا تھا کہ اگرچہ پہلے کینسر تھا ہے تاہم جسم کے ناج زدہ حصہ میں ابھی تک حرکت پر نہیں  
ہوئی۔ محرم موصوف کی کامل صحت و رشتہ جانی کے لئے بھی خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

بارک وقت ہوگا۔ اس لئے وہ سال جب مومن  
اس عہد کو قربانی کو پورا کر لیں گے جو وہ اپنے ذمہ لیں  
گے۔ تو ایک بارک بنیاد ہوگی۔ اور اس سے اگلے  
سال سے خدا تعالیٰ ان کے لئے برکت کا بیج بونیکا  
اور خوشی کا دن ان کو دکھائے گا۔ اور جس سال میں یہ  
دور میں آئے گا اس کا پہلا دن پیر یا دوشنبہ ہوگا  
پس وہ سال بھی مبارک اور وہ دن بھی مبارک۔ پس  
"دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" مگر جیسا کہ میں نے  
بتایا ہے اس کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ مصلح موعود اس  
سلسلہ کی تیسری کڑی ہوگا۔ بعض دفعہ ایک چیز کی  
کسی اور چیز سے مشابہت سے دی جاتی ہے۔  
مگر ضروری نہیں ہوتا کہ اس سے مراد وہی ہو۔ پس  
میرے نزدیک اس کے معنی بالکل واضح ہیں۔  
اور "فضل عمر" جو الہامی نام ہے وہ ان معنوں کی تائید  
کرتا ہے۔ میں اس امر کا بھی ذکر کر دینا چاہتا  
ہوں کہ جب روایا کے بعد میری آنکھ کھلی تو میں اس  
سلسلہ پر سوچا رہا۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے  
عربی ہی سوچا رہا۔ سوچتے سوچتے میرے دماغ  
میں جو الفاظ آئے اور میں جس نتیجہ پر پہنچا وہ یہ تھا  
کہ اب تو خدا نے بالکل فیصلہ کر دیا ہے۔ جہاں  
الحق و ذہق الباطل ان الباطل کان  
ذہوقاً۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ آج جب میں  
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اشتہار  
پڑھ رہا تھا تو اس میں مجھے ہی الفاظ نظر آئے کہ حق  
اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آئے اور باطل اپنی تمام  
خوستوں کے ساتھ بھاگ گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے  
میرے لئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ دوسروں کے لئے بھی  
کیونکہ کوئی دوسرا شخص اس غیر مامور کے کشف یا الہام  
کو ماننے کا مکلف نہیں۔ لیکن بہر حال میرے لئے  
خدا تعالیٰ نے حقیقت کو کھول دیا ہے۔ اور اب میں  
بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی یہ  
پیش گوئی پوری ہوئی۔ اور خدا تعالیٰ نے ایک ایسی بنیاد  
تخریب جدید کے ذریعہ سے رکھ دی ہے جس کے نتیجہ  
میں حضرت مسیح ناصری کی وہ پیش گوئی کہ کنواریاں دوہا  
کے ساتھ قلعین داخل ہوں۔ ایک دن بہت بڑی  
شان اور عظمت کے ساتھ پوری ہوگی۔ مثیل مسیح ان  
کنواریوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور لے جائیگا۔ اور وہ تو ہیں  
جو اُس سے برکت پائیں گے خوشی سے پکارا اٹھیں گے کہ ہوشیار  
ہو شعنا۔ اُس وقت انہیں مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر  
ایمان لانا نصیب ہوگا۔ اور اسی وقت انہیں جیستی  
رنگ میں مسیح اول پرستیا ایمان نصیب ہوگا۔ اب تو  
وہ تو ہیں انہیں خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دے کر حقیقت  
گائیاں دے رہی ہیں۔ لیکن مقدر یہی ہے کہ میرے  
بوتے ہوئے مسیح سے ایک دن ایسا درخت پیدا  
ہوگا کہ یہی عیسیٰ اقرام مثیل مسیح سے برکت حاصل کرنے  
کے لئے اُس کے نیچے بیٹھیں گی۔ اور خدا تعالیٰ کی  
بادشاہت میں داخل ہو جائیں گی۔ اور جیسے خدا  
کی بادشاہت آسمان پر ہے ویسے ہی زمین پر  
آجائے گی۔

ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور یہ جو آتا ہے دوشنبہ  
ہے مبارک دوشنبہ۔ اس کے اور معنی بھی ہو سکتے ہیں۔  
مگر میرے نزدیک اس کی ایک واضح تشریح یہ ہے  
کہ دوشنبہ جسے کانیسرا دن ہوتا ہے۔ شنبہ پہلا۔  
ایک شنبہ دوسرا۔ اور دوشنبہ تیسرا۔ دوسری طرف  
روحانی سلسلوں میں انبیاء اور ان کے خلفاء کا انگ  
اگے دور ہوتا ہے۔ اور جس طرت نبی کا زمانہ اپنی ذات  
میں ایک مستقل بیثبات رکھتا ہے اس لحاظ سے غور کر کے  
دیکھو۔ پہلا دور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا  
تھا۔ دوسرا دور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا تھا۔  
اور تیسرا دور میرا ہے۔ ادھر اللہ تعالیٰ کا ایک الہام  
اس تشریح کی تصدیق کرتا ہے اور وہ الہام ہے "فضل عمر"  
(تذکرہ ص ۱۱۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی رسول کیم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے تیسرے مقام پر ہی خلیفہ تھے۔  
"دوشنبہ ہے مبارک" دوشنبہ سے یہ مراد نہیں کہ  
کوئی خاص دن خاص برکات کا موجب ہوگا۔ بلکہ مراد  
یہ ہے کہ اس موعود کے زمانہ کے مثال حمدیت کے دور  
میں ایسی ہی ہوگی جیسے دوشنبہ کی موتی ہے۔ یعنی اس  
سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خدمت دین کیسے  
جو آدمی کھڑے کئے جائیں گے ان میں وہ تیسرا  
نمبر پر ہوگا۔ "فضل عمر" کے الہامی نام یہ بھی اسی  
طرف اشارہ ہے۔ گویا کلام اللہ یقتدر بخصۃ  
بعضنا کے مطابق "فضل عمر" کے لفظ نے۔  
"دوشنبہ ہے مبارک" دوشنبہ کی تفسیر کر دی۔  
مگر اس الہام میں ایک اور خبر بھی ہے۔ اور خدا تعالیٰ  
مبارک دوشنبہ اب ایک ایسے ذریعہ سے بھی  
لانے والا ہے جو میرے اختیار میں نہیں تھا۔ اور کوئی  
انسان نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اپنے ارادہ سے اور  
جان بوجھ کر اس کا اجرا کیا۔ میں نے مسیح میں تحریک  
جدید کے ایسے حالات میں جان بوجھ کر میرے  
اختیار میں نہیں تھے۔ گورنمنٹ کے ایک فعل اور  
اجراء کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے  
دل میں اس تحریک کا اتقاد فرمایا۔ اور اس تحریک کے  
پہلے دور کی تکمیل کے لئے جس دن سال میعاد مقرر  
کی۔ ہر انسان بے کوئی قربانی کرتا ہے تو اس  
قربانی کے بعد اس پر ایک عید کا دن آتا ہے۔  
چنانچہ دیکھ لو رمضان کے چھینے میں لوگ روزے  
رکھتے ہیں اور تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ مگر  
جب رمضان گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ مومنوں کے  
لئے ایک عید کا دن لاتا ہے۔ اسی طرح ہماری  
دس سالہ تحریک جدید جب ختم ہوگی تو اس سے  
اکلا سال ہمارے لئے عید کا سال ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم فروری ۱۹۲۲ء  
جلد ۳۲ نمبر ۲۷



# سیرت ابراہیم الموعود رضی اللہ عنہما

خطاب محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی سابق صدر عالمی عدالت انصاف برہمہ قضاہ جیلد ۱۹۸۰ء - ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۸۰ء

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی کے اس بیانیہ اور بصیرت افروز خطاب کی فول سٹیٹ کاپی میں محکمہ عبد الممالک صاحب لائبریری ناٹھامہ خاں "تعمیر لادان" مقیم لاہور نے فراہم کی ہے جس کے لئے ادارہ بکدار موعود کا تہ دل سے ممنون ہے۔ بحوالہ اللہ خیراً۔

میں بھی سما نہیں سکتا۔ البتہ میرے قلب مجبور کی کیفیت کی جھلک مولانا کے دیوان کے دو شہروں میں محسوس کی جاسکتی ہے۔

تا آدمی اندر برم شد کفر و ایمان چاکرم  
اے دیدن تو دین من اے روئے تو ایمان من  
مست و خراماں میرود در دل خیال یار من  
ماہے لطیفیے حدے شایے کہ کیے سرھے

حضور کی سیرت کی تفصیل پر آگے مقصود جو تو عزیز  
مکرم صاحبزادہ میرزا طاہر احمد صاحب متحننا اللہ  
بول بقائے کے تیار کردہ اردو سوانح کا  
مکمل نسخہ کریں اور انگریزی زبان میں مختصر سا بیان  
انگریزی زبان میں خاکسار کی تالیف کردہ کتاب  
"AHMADIYYAT THE  
RENAISSANCE OF ISLAM."  
کے ابواب گیارہ تا پندرہ صفحات ۲۲۴ تا ۳۳۶  
میں داخل کریں۔ "تاریخ احمدیت" کی متعلقہ جلدوں میں  
بھی مفصلی مواد موجود ہے۔ "تعمیر لادان" میں بھی  
کچھ تذکرہ ہے۔

یہ مختصر کتاب احمدیت سے آگاہی ہو  
سکتا ہے کہ نہایت انتظام کے ساتھ کچھ کیفیت  
توان الطاف و عنایت سے پتلیاں کی جو حضور  
قدس نے اس ناچیز کے لئے دوا رکھے تھے،  
بیان کر دی جائے۔ اور کچھ اشارے حضور کی شان  
سیرت و کردار اور صفات عالیہ اور گراں مایہ خدمات  
دنیہ کی طرف کر دیئے جائیں۔ و باللہ التوفیق۔

خاکسار انگلستان میں اپنی تفسیر کے آخری سال میں  
مجاہد حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کا وصال ۱۳ مارچ  
۱۹۱۴ء کو مجھ کے دن ہوا۔ اور حضرت صاحبزادہ  
مرزا بشیر الدین محمد احمد صاحب قادیان میں موجود عربی  
کی بھاری کثرت کے دلہانہ اصرار پر ۱۳ مارچ  
۱۹۱۴ء کو ہفتہ کے دن خلیفۃ المسیح الثانی قرآن  
پاٹے۔ خاکسار نے اس اطلاع کے ملنے پر  
بنا آمل اپنا عریفہ خدمتِ اقدس میں ارسال کر دیا  
کہ خاکسار کی بیعت قبول فرمائی جائے۔ شروع نومبر  
میں خاکسار انگلستان سے واپس بمبئی پہنچا  
اور لاہور سے بجائے سیکورٹ ریڈھے اپنے  
والدین کی خدمت میں حاضر ہونے کے قادیان  
حاضر ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کے دست مبارک پر بیعت سے مشرف  
ہوا۔ وکان ذلک من فضل اللہ علی  
سبحان اللہ والحمد للہ۔ دسمبر ۱۹۱۴ء  
میں جسٹس لائن میں شمولیت کی سعادت نصیب  
ہوئی۔ !!

اس عاجز نابکار پر معافی شرمسار کے ذمے یہ فرض  
عاید کیا ہے کہ اس پاک مجلس میں اس محبوب عالی وقار  
کی سیرتِ طیبہ پر کچھ بیان کرے۔ سبحان ذی  
چہ نسبت خاک را با عالم پاک  
میری تو یہ حالت ہے کہ ایک مرتبہ خواب میں حضرت  
کے دوران خاکسار کے ایک امر کے متعلق یاد آئی کہ  
پر حضور نے فرمایا "تمہارا حافظہ میں نسبت بہت  
جس پر انتہائی رقت اس ناچیز پر فاری ہوئی ہے۔  
یار یہ فریاد منہ سے نکلتی تھی مگر میں تو حضور  
خاکسار کے برابر بھی نہیں۔ نیند کھلنے پر چہرہ  
آنسوؤں سے تر تھا۔

ایک مجلس میں ایک بار حضور کے بہیم الطاف  
خبردار کے کسی قدر تذکرے کے بعد منہ سے یہ  
شعر نکل گیا ہے  
اب میں ہوں اور تعاضل بسیار کے گلے  
میں وہ جو موردِ کرم ہے حساب تھا  
کچھ عرصہ بعد ایک شفقِ دوست نے کہا، ایک  
صاحب نے تمہاری نسبت ایک نذرِ خواب دیکھا  
ہے۔ مناسب ہے کچھ حدتہ دے دو۔ میں نے  
کہا حدتہ انشاء اللہ دسے دوں گا۔ لیکن اگر کوئی  
امر مانع نہ ہو تو بتادیں کہ کیا خواب تھا۔ انہوں  
نے کہا وہ کہتے ہیں خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح  
الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوئی۔ اور حضور  
نے فرمایا "ہم ظفر اللہ خان کو لینے آئے ہیں۔ میں  
نے کہا سبحان اللہ والحمد للہ۔  
یہ تو نہایت بشارت خواب ہے۔ اس سے بڑھ کر  
کیا بشارت ہو سکتی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ  
اپنے کمالِ فضل و رحم سے ایسا ہی کرے۔ آمین  
جان سے طلبید یار و ظفر منتظر آنکہ  
ایں مرزہ جان بخشش زجاناں کرساند  
حضور کی سیرتِ طیبہ کا تفصیلی بیان تو مولانا جلال  
الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی کے ساتوں دفتروں

اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی  
نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ و  
کَانَ اَعْرَافًا مُّقْبَضِيًّا  
یہ آسمان تشاروں کے آبدار مویوں کی رزی اللہ  
تبارک و تعالیٰ کے اپنے ہاتھوں سے بروٹی لگائی اور  
اپنے وقت پر بڑی شان سے چکھی تھی۔  
اس فرزندِ دلیند گرامی ارجمند عظیم الاول و  
الآخر مظہر الحق والعدل کا نزول ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء  
کو ہوا۔ اور وہ زمین کے کناروں تک شہرت  
پانے اور قوموں کو برکت دینے کے عہد  
۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف  
اٹھایا گیا۔ رضی اللہ عنہ و يجعل الجنة  
العلیاء مقواک۔ اس کے زمین کے کناروں تک شہرت  
پانے کی ایک کیفیت ہی جھلک کا اعجاز ان امر سے  
کریں کہ اس محبوب ترین ہستی کے وصال کی اطلاع  
آئی کے اس مجبور محبت کو فیجی میں جو زمین کا یہاں  
سے بعید ترین کنارہ ہے۔ اور جہاں سلسلہ احمدیہ  
کی سرسبز شاخیں اس وقت بھی پہلے ہی تھیں۔  
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا تھی ہے  
نحت جگر ہے میرا خود بندہ تیرا  
دے اس کو عہدِ دولت گرد و درہم تیرا  
دن ہوں مڑوں واسے پر نور ہو میرا  
یہ بندہ کربسٹیک سببجان من یورانی  
پراسی دعا کی قبولیت کا اعلان آپ سے چاہتا ہوں بعد  
اس اتفاق میں کیا ہے

بشارت دی کہ آگ بیٹا ہے تیرا!  
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا  
گروں گا دور اس مہر سے اندھیرا!  
دیکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا  
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی  
فَسُبْحَانَ الَّذِي اَخْرَجَ الْاَعْيَادِي  
منتظرین جلد نے اپنے کمال سن فلن سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اَمْرِیْ وَ اِحْتَلَّ عَقْدَةً مِّنْ لِّمٰنِیْ  
بِذَلِّکَ اَوْ تَوَلٰی  
اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ اِلٰهَ الْاِلٰهَ وَ  
اَللّٰهُمَّ اِنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ۔  
حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب  
بیت اسرار اللہ فی السبع اللہ موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
بیٹک اور مقدس وجود کی سیرتِ نغمہ مگر مستند اور جامع  
بیت اسرار اللہ فی اللہ نے خود بیان فرمادی ہے۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

"میں کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے  
کے ساتھ ہے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور  
عظمت اور عظمت ہو گا۔ جو دنیا میں  
آئے گا اور اپنے جسم میں اور روح اللہ  
کجا برکت سے بہتوں کو میٹھیوں سے  
سناٹا کرے گا۔ وہ کلمۃ المشی ہے کیونکہ  
تو انکی خدمت اور عیوبی نے اسے کلمہ  
تجدید سے بھیجا ہے۔ خدمتِ نبویہ میں توجیم  
ہوگا اور حلال کا حکم اور سلام ظاہری اور  
باطنی سے پڑ گیا جائے گا۔ وہ دنیا  
کو چار کرے۔ وہ لاہور ہوگا۔ وہ شہید ہے  
مبارک و شریف۔ فرزندِ دلیند گرامی ارجمند  
مَنْظَرُ الْاَوْثَالِ وَ الْاٰخِرِ مَنْظَرُ  
الْحَقِّ وَالْعَلَمِ کَانَ اللّٰهُ كَزَلِ  
مِنَ السَّمٰوٰتِ جَمِیْنَ کَانَ زَلِ  
اور حلال الہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نوراً  
ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے  
عطر سے مسح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح  
ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر  
پر ہوگا۔ وہ جلد بڑھے گا۔ اور ایزد  
کا دستگاہی کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے  
کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں

## پندرہویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

منہج تربیت: احسان، ایمان، محبت، مشق، ۲۰۵ نوپارک شریٹ کلکتہ۔ ۱۰۰۰۔ فون نمبر ۱۰۱۳۳۴



جنوری 1952ء میں لاہور میں اپنے والد مرحوم حضرت چودھری نصر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاگردی میں وکالت کی پریکٹس شروع کی۔ ابتدا پر میں خاکسار کو حضرت امیر انجمنین نے قادیان طلب فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ ایسٹر کی تعطیلات میں برصغیر دہلی کا ایک جلسہ قرار پایا ہے۔ جس میں ہمیں ضرورتاً مذہب "پر انگریزی زبان میں تقریر کرنا ہوگی۔ خاکسار نے یاد دہانی کی، لیکن کانپور گیا۔ حضور نے بعد شغف فرمایا، ہم فوٹو اٹھا کر دیتے ہیں تم ان پر غور کرو گے انہیں پھیلا دینا۔ اس طور پر خاکسار کو حضور کی شاگردی کا فخر حاصل ہو گیا۔ اور یہ دستور ہو گیا کہ حضور کے ارشاد پر یا خاکسار کی گزارش پر جیسے موقع ہوتا، حضور فوٹو اٹھا کر دیتے۔ خاکسار انہیں پھیلا دیتا۔

خاکسار نے ڈیڑھ سال کے عرصہ میں ضلع کی عدالتوں میں وکالت کے کام میں اپنے والد صاحب کی مشقناہ نگہ رانی میں بنیادیں بنا کر حاضری کر لی۔ لیکن طبیعت میں قانون کی پریکٹس کی رغبت پیدا نہ ہوئی۔ چنانچہ اگست 1952ء کے آخر میں خاکسار "انڈین کسیر" کے نائب ایڈیٹر کی حیثیت سے لاہور منتقل ہو گیا۔ اور گویا اپنی طرف سے قانون کی پریکٹس کو خیر باد کہہ دیا۔ لیکن مادرچہ خیالم و فلک درپہ خیال والا حال ہوا۔ آخر نومبر میں یعنی میرے لاہور منتقل ہونے کے تین ماہ کے اندر حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد موصول ہوا۔ "پٹنہ ہائی کورٹ میں مونٹینیو کی مسجد کے متعلق بحث کی دعوت ہونے والی ہے، تم جاؤ اور جہت کی طرف سے اپیل کی تیاری کرو۔" یا ابھی! یہ نہایت اہم خدمت اور تیرا یہ نظر ہوا بندہ بالکل غافل! نہ کہ یہ معلوم کہ اپنی ہی اور متنازعہ کیا ہیں۔ نہ یہ بتہ کہ مطلوبہ قانون کی کیسے معلوم کروں۔ نہ ہی مجھے اپنے پیرس کوٹ میں پیش ہونے کا اتفاق ہوا۔ نہ جہت کو خطاب کرنے کا طریق معلوم غرض میں بالکل گورا اور خالی مانند صفر!!! قانون پیشہ اصحاب میری جیسے سبھی کا اندازہ کریں۔ البتہ ایک ڈیپارٹمنٹ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا اپنا دعویٰ سے مراد فرطے رہیں گے۔ ہفتہ کی شام کو پٹنہ پہنچے۔ خاکسار جنگل میں قیام ہوا۔ جناب سید وزارت حسین صاحب مرحوم نے ہو کھل تو نہیں تھے لیکن انسانی مرحلے سے سو کر تقدس کی کارروائی میں گہری دلچسپی لینے رہے تھے، انہیں فوٹو تیار کئے ہوئے تھے۔ اور سب انظار اور کتب متعلقہ فراہم کر رکھی تھیں۔ فجر 6 بجے اور 10 بجے پہنچا۔ انوار کے دن بھر بے بغیر کسی دقت کے پٹنہ میں رہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے پوری تیاری آئی۔ بنیادی سوال یہ تھا کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں۔ فزوقی مخالف کی طرف سے ایک پرہیزگار مسلمان وکلاء کا ایڈیٹر تیار ہوا۔ انہیں صاحب پیرس کے

لئے موجود تھا۔ اور ایک گروہ علمائے دین کا ان کی تائیدی نصف آرام تھا۔ دن بھر کی بحث کی سماعت کے اختتام پر چیف جسٹس اور ان کے رفیق نے خاکسار کے حسن استدلال کی غیر معمولی الفاظ میں تعریف کی۔ جو دوسرے دن تمام اخبارات میں چھپ گئی۔ لاہور کے وزراء حیران ہوئے کہ یہ کون ہے؟ خدا کا فرستادہ ہے جس نے پٹنہ ہائی کورٹ کے ججوں سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ علامہ ڈاکٹر محمد انیس صاحب کے جلیل القدر استاذ شمس اللہ صاحب مولوی سید میر حسن عابد کے پسر اکبر جناب ڈاکٹر علی نقی صاحب نے جو بچپن میں میری آنکھوں کے علاج کے سلسلے میں مجھ پر کرم فرمائی کرتے رہے تھے۔ انہوں نے یہ خبر پڑھی تو فرمایا میں تو شہرہ سے تمہاری لیاقت کا قائل تھا۔ لیکن تم نے اپنے تئیں ایک تنگ زنجیر میں بند رکھا ہے۔ جو تمہاری اعلیٰ ترقی کے رستے پر رکاوٹ ہوگی۔ جس میں گراؤ کی ڈاکٹر صاحب سے عقل گرد اندک دل درپہ رکھیں چون خوش امت عاقلانہ دیوانہ پنہاں پٹنہ کے انجمنیہ میں پٹنہ ہائی کورٹ سے اپنے خطبے میں قرار دیا کہ احمدی مسلمان ہیں۔ فالج بعد ازاں۔

جناب انور اللغاتہ، صدر مسلم صاحب ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے معرفی میں مسلمان فرانسکو میں مسلم احمدیہ کے مبشر ہیں۔ جن سے جو سو سال قبل ان کے والد سید احمدیہ بنی ہوئے۔ ان کی بیوی کے موصوفی شاد اللہ صاحب سے ملے۔ ان کے کہ ان کی طرف سے دیوانی دعویٰ دائر کیا گیا کہ یہ خاندان عدل ہونے کی وجہ سے مبرا ہو گیا ہے۔ ان کے تعلقہ قرار دیا جائے کہ میرا نکاح صحیح ہو گیا ہے خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد موصول ہوا کہ "میرا تسمیہ کی یوانی عدالت میں دعویٰ کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کرے۔" تعمیل ارشاد کے نتیجے میں دعویٰ مدعیہ خاندان ہوا تو جمعیت احمدیہ امریکہ نے خاکسار کو سفر خرچ کے عوض ایک رقم ادا کرنے کی تجویز کی۔ حضور اقدس کو اس تجویز کا علم ہوا تو حضور نے فرمایا، خدمت دین کا معاوضہ مناسب نہیں۔ اس سے ترقی کی روح سست پڑ جاتی ہے۔ خاکسار کو اس تجویز کا علم بعد میں ہوا۔ عرصہ بعد آپ نے اس ذریعہ اصول کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے

خدمت دین کو ایک فضیل الہی جانو  
اس کے بدلے میں کبھی مناسب انجام نہ ہو  
۲۰ اگست 1952ء کو برطانوی دارالعوام میں وزیر ہند نے حکومت برطانیہ کی طرف سے اعلان کیا کہ ہندوستان کی آئینی ترقی کا یہ نیا لہذا آبادیات کے مساوی آزادی کا حصہ ہی ہوگا۔ اس منصوبہ کی تفصیل کے متعلق رائے عامہ کا علم حاصل کرنے کے لئے وزیر ہند نے ایک کمیٹی خود ہندوستان تشریف لائے۔ اور شمول لارڈ پیس فورڈ و اسراے ہند نامندہ وفد کو اپنی تجاویز پیش کرنے کا موقع دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح

نے ایک ایڈریس آئندہ آئینی اصلاحات پر مشتمل تیار فرمایا۔ اور خاکسار کو اس کا انگریزی ترجمہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ یہ ایڈریس سلیڈ احمدیہ کے ایک نامندہ وفد کی طرف سے خاکسار نے وزیر ہند اور گورنر جنرل کی خدمت میں زیر ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح پر پیش کیا۔ اسی شام حضور نے وزیر ہند سے ملاقات کی۔ اور خاکسار کو لیکچر ترجمان معیت کا ارشاد فرمایا۔ وزیر ہند نے دریافت کیا۔ جو ایڈریس سلیڈ احمدیہ کی طرف سے آج پیش کیا گیا تھا کس کا لکھا ہوا تھا؟ حضور نے فرمایا۔ میرا لکھا ہوا تھا۔ اس نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ وزیر ہند نے کہا۔ اس نے پڑھا بھی بہت خوب۔ وزیر ہند نے ایڈریس میں پیش کردہ تجاویز کی مناسبت کی تقریب کی۔ اور بعض کا ذکر کر کے کہا۔ یہ میں نے خاص طور پر اپنی ڈائری میں نوٹ کر لی ہیں۔ یہ صحبت گھنٹہ بھر جاری رہی۔

1952ء کی گرمیوں میں حضور شہزادہ تھانوی نے گئے کچھ عرصہ کے لئے خاکسار کو بھی طلب فرمایا۔ ایک روز حکومت ہند کے دناتر کے ایک مسلمان سپرنٹنڈنٹ حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے حضور نے غلام کو ترجمانی کا ارشاد فرمایا۔ ان صاحب کے رغبت ہو جانے پر خاکسار کی ترجمانی کے متعلق خوشخبری کا اظہار فرمایا۔ اور فرمایا۔ یہ میرے

شکر اللہ آنگلی قابل بہار  
واویاں سرسبز و بارونق ہوئیں  
شور کیسا ہے فضاؤں میں گونج!  
کس کی تمجید اور نصرت کے لئے  
وہ انا پہلی نزاری و اہم نیش  
پیر کی شوق، مشعلیں روشن کئے  
ان کو دے دیہ نوید جانا نسا  
آگیا ہے وہ سب نوراہ کسیں  
اسے نواہ! وہ امن کا پینہ سائبر  
ان عالم کا پیام سرمدی  
بڑھ رہا ہے پیار سب اقوام میں  
دین ہے اللہ کی خاطر فقط  
امن کا گھر ہی مسابہ دوستو!  
کھول دو اپنے دلوں کی کھڑکیاں  
ہو گئیں کافور سب تاریکیاں  
مصلح مبعوث ہر طرف ہر کر گئے  
وہ مثیل ہمدی وجود تھے  
پائے شہرت وہ تاجید آفتخ  
ان کی تہ بہ تہ ہزاروں ہمتیں  
ہر گھڑی صبح و مساء، لیلیٰ و نہار

مشاور خوب راجح رکے دل نشین کر دیتا ہے۔ غالباً اسی سال حضور نے نظام امارت جاری فرمایا۔ اور جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو جماعت خیر ذر پور کا امیر مقرر فرمایا۔ اور دوسرا امیر اس خاکسار کو جماعت لاہور کا مقرر فرمایا۔ یہ خدمت 1955ء تک خاکسار کے سپرد رہی۔

1952ء میں شہزادہ ولید کی ہندستان تشریف آوری پر حضور نے "تحفہ شہزادہ ولید" کا دورہ خاکسار کو ان کے انگریزی ترجمہ کا ارشاد فرمایا۔ پانچ سال بعد جب خاکسار اہم متحدہ کی اسمبلی کا صدر تھا، ڈیوک آف ونڈرسر سے ملاقات اتقان ہوا۔ اور خاکسار نے تحفہ ولید کا ذکر کیا۔ انہوں نے بڑی رنجوشی سے کہا۔ وہ ابی کب میرے پاس ہے۔

مالابار کے علاقے میں ایک برہمن شش بچ نے ایک احمدی متغیث کے استغاثے کو اس بناء پر خارج کر دیا کہ احمدی مسلمان نہیں اور عزمان کو بری کر دیا۔ متغیث نے حکومت مدراس کو درخواست کی کہ شش بچ کے فیصلے کے خلاف حکومت ہائی کورٹ میں اپیل کرے۔ حکومت نے اس بناء پر انکار کر دیا کہ متنازعہ مسلم مذہبی ہے۔ اور حکومت مذہبی مسئلے میں جانب داری مناسب نہیں سمجھتی (آگے مسلسل صفحہ پر)

## "نور الہی نہ ہو غفلت شمار"

از مکرّم عبدالحق حسیم صاحب راٹھور۔ دارالاجرت۔ ربوہ



اس مرحلے پر مالابار کی جماعت نے مرکز  
مسلک کی طرف رجوع کیا اور حضرت غنیفہؓ  
نے ارشاد فرمایا کہ سیدنی بیچ کے نہیں ہے  
غلاف در اس بائی کورٹ میں درخواست  
نگرانی دائی کی جائے۔ اس ارشاد کی تعمیل  
میں درخواست نگرانی داخل کی گئی اور پختہ پستی  
مقرر ہوئی۔ حضور نے پیروی کے لئے خاکسار  
کو ارشاد فرمایا۔ مسئلہ متنازعہ تو خاکسار کو  
کسی خاص وقت کا سامنا نہیں تھا۔ لیکن  
ایک امر پختہ طور پر ستر ہوا تھا اور وہ یہ تھا  
کہ در اس بائی کورٹ کے ساتھ بچوں پر  
مشتمل نئی کورٹ کا متفقہ فیصلہ تھا کہ برت  
کے حکم کے خلاف بائی کورٹ نگرانی کی درخواست  
پر غور نہیں کرے گی۔ ان حالات میں کوئی  
صورت درخواست نگرانی کی سماعت کی نظر  
نہیں آتی تھی۔ اجلاس میں مسٹر جسٹس اولڈ  
فیڈ اور مسٹر جسٹس کرسٹن شامل تھے۔  
فریق مخالف کے سینئر وکیل مسٹری برنٹ نائز  
تھے جو اس وقت بائی کورٹ میں گورنمنٹ  
پلیڈر تھے بعد میں علی الترتیب ایڈوکیٹ  
بزنس نئی بائی کورٹ اور پیروی کونسل کی  
جرڈینل کیسی کے رکن بنے۔ اجلاس  
کی کارروائی شروع ہوئی۔ مجھے سخت شرم  
کرنے کو لگا گیا۔ میں کھڑا ہوا اور ایک منٹ  
انتظار کی کہ وکیل مخالف عذر کریں گے کہ  
درخواست نگرانی قابل پذیرائی نہیں۔ لیکن  
ان کی طرف سے کوئی تجویز نہ ہوئی۔ مجھے  
اطمینان ہو گیا کہ بقول اللہ سیشن بیچ کا  
فیصلہ شروع ہو گا چنانچہ دن بھر کی بحث  
میں سماعت کے بعد ایسا ہوا خال احمد اللہ  
قادیان کی آبادی بڑھ رہی تھی ساتھ  
ہی زمین کی قیمتیں بھی بڑھ رہی تھیں۔  
ایک بڑا رقبہ غیر مسلم مزارعان موروٹی کے  
قبضہ میں تھا۔ یہ امر مستقل قریب میں مشکل  
کا موجب ہو سکتا تھا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک  
غیر مسلم مزارع موروٹی جس کے قبضہ میں باؤں  
ایکڑ زمین تھی لاؤ لدر گیا۔ حضرت بیچ مورو  
علیہ السلام کا خاندان اس وقت کے مالکان  
اعلیٰ تھے۔ موروٹی کے لاوارث ہونے کی صورت  
میں یہ رقبہ خاندان کی ملکیت قرار پایا تھا۔  
لیکن دو غیر مسلم موروٹی کی وراثت کے  
تقدیر ہر سے اور معاملہ عدالت دیوانی میں  
گیا۔ اور مال قابل تصدیق تھے کیا مدعیان  
وراثت موروٹی کے ایک جہد بیان تھے اگر تھے  
تو موروٹ شہرک کسی وقت رقبہ متنازعہ پر  
تقاضا رہ چکا تھا؟ عدالت ابتدائی نے ان  
دونوں سوالوں کا جواب تردید وار وراثت کے  
حق میں دیا اور انہیں موروٹی کا وارث قرار  
دیا۔ خاندان کی طرف سے اپیل کیا گیا۔  
ڈسٹرکٹ بیچ نے دونوں امور میں عدالت  
ابتدائی کے ساتھ اتفاق کیا اور اپیل خارج

کر دیا۔ اس مرحلے پر حضرت غنیفہؓ رضی اللہ  
عنه نے خاکسار کو طلب فرمایا اور دریافت  
فرمایا کہ کیا چیمٹ کورٹ میں اپیل کی گنجائش  
ہے؟ خاکسار نے گزارش کی کہ چیمٹ کورٹ  
مقررہ بار خزانے چکی ہے کہ امر واقعہ کے  
متعلق اپیل برائیل نہیں ہو سکتا نواہ ابتدائی  
اپیل کی عدالت نے صورت اور فائنل غلطی  
کی برائے معاملہ میں دونوں امور متنازعہ اور  
واقعہ میں۔ کوئی قانونی سوال داخل نہیں۔  
اس لئے خاکسار کی وراثت میں دوسری  
اپیل کی گنجائش نہیں۔ حضور نے فرمایا یہی  
رائے اور وکیلوں کی بھی ہے لیکن میاں  
شریف اور صاحب نے فراب میں دیکھا  
ہے کہ اپیل کیا گیا اور فیصلہ ہمارے حق میں  
ہوا۔ چنانچہ اپیل دائر کر دیا گیا اور پختہ پستی  
مقرر ہوئی۔ جب سماعت کا تاریخ قریب  
آئی تو حضور نے پھر خاکسار کو طلب فرمایا  
اور ارشاد ہوا معاملے کی اہمیت کے  
پیش نظر بعض احباب کی رائے ہے کہ مرحوم  
شفیق یا مسٹر بیچمن کو وکیل کیا جائے۔  
لیکن میں سمجھتا ہوں کہ محبت اور اخلاص  
جو کچھ کر سکتے ہیں محض نیابت نہیں کر  
سکتی اس لئے میری رائے یہی ہے کہ  
تم بحث کرو۔ سماعت کے مرحلے پر فریق  
مخالف کی طرف سے دیوان سیتارم وکیل  
تھے جو ایک کلمہ مشق قانون دان تھے  
اور مجھ سے کسی سال سینئر تھے۔ بحث سماعت  
ہوتی اپیل منظور ہوا خال احمد اللہ  
۱۹۲۲ء میں لندن میں ایک کانفرنس  
بڑا سب قرار پائی۔ حضور کو اس کانفرنس  
میں اسلام کی تائید کی دعوت دی گئی  
جسے حضور نے قبول فرمایا اس کانفرنس  
کے پیش نظر حضور نے "احمدیت یعنی حقیقی  
اسلام" تالیف فرمائی اور خاکسار کو اس  
کا انگریزی ترجمہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ خاکسار  
یہی ترجمہ کا ترجمہ کر لیا تھا کہ خاکسار  
انگلستان کے سفر پر روانہ ہو گیا اور حضور  
کی لندن تشریف آوری پر حضور کے ہر ایک  
خادم کے ذمے سے میں شامل ہو گیا۔ حضور  
نے جو مہتمم کانفرنس میں پڑھے جانے  
کے لئے تیار کیا اس کا ترجمہ بھی خاکسار  
کے سپرد ہوا۔ حضور کی تصنیف "احمدیت  
یعنی حقیقی اسلام" کی قبولیت کا اندازہ  
ایک اس واقعہ سے کر لیا جائے کہ  
کانفرنس کے دوران ایک روز ایک  
انگریز مسیحی یادری نے حضور سے مصافحہ  
کیا اور حضور کے دست مبارک کو تھلے  
ہوئے گزارش کی "میں نے کل سہ پہر  
آپ کی تصنیف یہاں دیکھ کر خریدی  
اور شام کے کھانے کے بعد اسے پڑھنا  
شروع کیا اور میری ترجمہ کو اس نے

اس حد تک جذب کیا کہ میں تمام رات  
اسے پڑھتا چلا گیا اور صبح ہونے پر اس  
کا مطالعہ مکمل کر لیا۔  
کانفرنس میں حضور نے اپنا حضور  
سنانے کا خاکسار کو ارشاد فرمایا۔ جب  
خاکسار حضور پر پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے  
حضور نے کمال شفقت سے کہہ لیا "میں نے فرمایا  
تجربہ کرنا نہیں میں دیکھتا ہوں گا۔" کچھ  
چھپن سال کے بعد بھی ان تیسری الفاظ  
کی پرکھ لکھت کی یاد میرے دل میں  
لطیف عطر کی خوشبو کی طرح تپک رہی  
ہے۔ نوازہ اللہ احسن الجزائر۔ حضور پوری  
توجہ اور انہماک سے سنا لیا۔ امیریل انٹی ٹریٹ  
کا وسیع مال کچھ بھرا ہوا تھا خاموشی کا یہ  
مالم تھا کہ حاضرین کو پابے جان بت تھے جو ہم  
حق گوش بن گئے تھے جب گفٹ بھر کے بعد  
اس ماجزی آواز واخر دیمو بنا ان الحمد  
لله رب العالمین کی پکار کے ساتھ تھی  
تو ایسے محسوس ہوا گویا سمندر کا بندھ ٹوٹ  
گیا اور تمام ہجوم یکبارگی بیچ کی طرف والہا  
بوش سے بڑھا تا ان مبارک ہاتھوں کی برکت  
سے فیضیاب ہو۔  
لندن میں حضور کی مصروفیت کا یہ عالم  
تھا کہ چند مختصر گفٹے حضور کو نیند اور آرام  
کے لئے میسر آتے تھے زیادہ وقت آپ  
کا ملاقاتوں میں صرف ہوتا تھا۔ ۱۹ اکتوبر  
کو آپ نے لندن میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد  
اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا۔ اس مسجد کا  
افتتاح ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو شیخ عبدالقادر صاحب  
نے کیا۔ دونوں مواقع پر مسلم اور غیر مسلم یورپین  
اور ایشیائی معززین کا ایک اجتماع عظیم  
ان مبارک تقریروں میں شامل ہوا۔  
ابھی لندن ہی میں مقیم تھے کہ حضرت  
اللہ خان صاحب کی افغانستان میں امرامان  
اللہ کے حکم کے ماتحت سنگساری سے شہادت  
کی اندوہناک خبر پہنچی حضور کے اور حضور  
کے رفقاء کی دلی کیفیت اس اندوہناک  
سانحے کی اطلاع ملنے سے جو ہوئی اسے  
اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ESSEX HALL  
میں ایک احتجاجی جلسہ ڈاکٹر اطروالاش کی  
صدارت میں ہوا جس میں برطانیہ کے چیدہ  
رہنماؤں نے اس ظالمانہ و وحشیانہ سے مزارک  
کا اظہار کیا اور اسے ننگ انسانیت قرار دیا۔  
یہی حضور نے خاکسار کو علماً قانون کی  
پرکھش کی طرف متوجہ کیا تھا ویسے ہی اب  
بھی علماً بلکہ تعزیراً ملک کی سیاسی خدمت  
پر مجبور کیا اور ۱۹۲۶ء کے انتخابات میں  
خاکسار پنجاب پبلسٹیڈ اسمبلی کا رکن منتخب  
ہوا اور دوبارہ اور دوبارہ بلا مقابلہ منتخب  
ہو کر ۱۹۲۵ء تک یہ خدمت سرانجام دی  
۱۹۲۶ء میں تو خلافتِ عثمانیہ کے ۵۲

سالوں میں سے صرف بارہ سال ہی گزرے  
تھے اور آفتاب خلافت ابھی نصف انہماک  
کیوں قریب بھی نہیں پہنچا تھا اور یہ ذاتی  
حکایت اس قدر لذیذ ہے کہ باوجود اہتائی  
احقصار کے جس قدر وقت میں نے اپنے ذہن  
میں اس کے لئے تجویز کیا تھا اس سے زیادہ  
حرف ہو چکا ہے۔ اس لئے اب میں اس  
باب کو ترک کرنا ہوں اور حضور کے دوسرے  
حصے کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ لیکن اس  
میں بھی حرف شریفوں کا شمار مکن ہے۔  
تفصیل کی گنجائش نہیں۔  
حضور اقدس کے سانحے پر ایک طائرانہ  
نظر ڈالنے سے یہ احساس ہوتا ہے کہ آپ  
کا زمانہ خلافت پانچ دس سالہ حضور پر  
منقسم تھا۔ پہلے دس سال کے حصے میں حضور  
کی توجہ جماعت کی دینی تربیت اور علمی ذہنی  
تعمیر و نما کے علاوہ جو خلافت کے تمام دوران  
میں آپ کی اولین اور بالترتیب توجہ کے  
جاذب رہے اور جن سے کسی وقت اور کسی  
حالت میں بھی حضور ایک لحظہ کے لئے بھی  
غافل نہ ہوئے زیادہ تر جماعت کے استحکام  
اور غیر مبایعین کی معاندانہ سرگرمیوں کے  
رد اور مددک تمام کی طرف لازماً مبذول رہی  
یہ دس سالہ عمر ۱۹۲۴ء میں ختم ہوا۔ اور  
اسی سال سفرِ یورپ کے ساتھ آپ کا  
دوسرا دس سالہ دور شروع ہوا۔ پہلے دور  
کا ایک نمایاں کارنامہ ملکانہ راجپوتوں کے  
ملا تہ میں زور و ارشادھی کی تحریک کا کاھیا  
مقابلہ اور اس تحریک کا کامل امتیصال تھا۔  
حضور کی حدود و انشہاد اور دور بین قیادت  
اور جماعت کی طرف سے اعلیٰ درجہ پر فرما ہوا  
اور قربانی کا نمونہ غیر احمدی سنجیدہ طبقات کی  
طرف سے خارج حسین قبول کے بغیر نہ  
رہے اللہ الحمد۔  
دوسرے دس سالہ عمر میں "نگ انسانیت"  
کتاب بنام "نگ انسانیت" کی اشاعت کے نتیجہ  
میں پیدا شدہ نئے کاہر رنگ اور پہلو سے ستر  
باب حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک نہایت  
ہی مستحسن کارنامہ تھا۔ حضور کی مساعی جملہ  
کے ذریعے ایک قریباً بیان بڑا سب کے ناموں  
کے تحفظ سے متعلق قانون کی عدالتی تشریح  
نے خاطر خواہ شکل اختیار کر لی۔ دوسرے  
اس قانون کی ایسی ترمیم کر دی گئی جس سے  
آئندہ غلط تعبیر کا خدشہ نہ رہا۔ تیسرے آپ  
نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سانح  
مبارک اور میرت علیہ پر ہندوستان کے طول  
و عرض میں ہر سال ہلک جھول میں مسلم اور  
غیر مسلم اصحاب کی طرف سے تقریروں کا  
مضوہہ تجویز کیا اور اس پر عمل جاری کیا۔  
اس مضوہے کی کامیابی کے لئے مسلم اور  
غیر مسلم مقررین کی ایک نہایت تیار کمی



جس میں ۱۲۰۰ سے زائد اصحاب نے اپنے نام کھوائے انہیں تقریروں کی تیاری میں مدد دینے کے لئے سیرۃ رسول اکرم پر روشنی تیار کئے گئے اور پانچ ہزار کی تعداد میں چھپوا کر مقررین اور دیگر اصحاب کو ارسال کئے گئے۔ "الفضل" کا ایک خاص سیرت نمبر ۲۲ عنفات پر مشتمل شائع کیا گیا جس کی وسیع اشاعت ہوئی۔ اس منصوبے کے سلسلے میں پہلے سال کے جلے ۱۴ جون ۱۹۲۸ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ منائے گئے۔ کچھ عرصہ بعد حضور نے تمام انبیاء مذاہب کی سیرت کے جلسوں کی بھی تحریک فرمائی۔ یہ دونوں تحریکیں نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہیں اور جن مذاہب عنفات کی خوشگوار میں بہت عمدہ ہیں ان کا حلقہ بھی جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور دولت کے ساتھ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ پچھلے سال کئی ایسے جلسے منعقد ہوئے جن کے شہر گانگری کے جامعۃ العلوم میں خاکا رنے "یوم بائیان مذاہب" کی کانفرنس کی صدارت کی۔

۱۸۲۶ء میں برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی نے امرتسر کے معاہدے کی رو سے داؤد کشمیر اور اس کے ملحق علاقوں کا نظم و نسق جوں کے دوگرہ راجہ گلاب سنگھ کے سپرد کر دیا۔ جس سے اقتدار سنبھالتے ہی ان تمام علاقوں کی مسلم آبادی پر مظالم کی وہ شدت عائد کر دی جس کی ذمہ داری تازہ میں نہیں تھی۔ یہاں پر ہدی کے ابتدائی بیس سالوں میں داؤد کشمیر کی مسلمان آبادی میں اپنے حقوق کی واپس لیا کے متعلق کچھ حرکت شروع ہوئی جسے ریاست کے افسران نے زبردستی دبانے کی کوشش کی۔ لیکن یہ سلسلہ بڑھتا چلا گیا اور اپنے درپے فداوات ہوتے گئے جس میں رہنما کا خاصہ جانی نقصان ہوتا گیا۔ ۱۹۲۰ء میں ان ہنگاموں میں بہت سی جانیں تلف ہوئیں جناب کی مسلمان آبادی میں ایک معتدبہ تنظیم کشمیری مسلمانوں کا وجود اب نہ ہوا۔ واقعات سے بہت متاثر ہو کر یقین اپنے مضمون کشمیر کے مسلمانوں کی دادوں کا کوئی مؤثر ذریعہ نہ تھا۔ ۱۹۲۱ء کی ایوارڈ میں مسزٹ عینتہ آج ان کی رہائی کے لئے جو کشمیری مسلمان آبادی کی خوشحالی میں بہت دلچسپی سے رہتے تھے وہ افسوس کے ساتھ مسلمانوں کے ذریعے مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ انہیں کشمیر کی مسلم آبادی کی مدد اور ترقی میں متوجہ رہنا چاہئے۔ دس اشاد کشمیر میں صورت حال بد سے بدتر ہوتی گئی اور اور بولائی کے فداوات پر ۳۰ کشمیری مسلمان مارے گئے اور ایک کثیر تعداد اور جن یوں اس پر حضور نے ایک مہینے کے قریب

سرکردہ مسلمانوں کو ۲۵ جولائی کے دن شملہ میں مشورہ کے لئے جمع ہونے کی دعوت دی۔ بعد مشورہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا انعقاد مل میں آیا اور اراکین کمیٹی کے متعدد شدید اعتراض پر حضور نے ایک سال کے لئے کمیٹی کا صدر بننا منظور فرمایا۔ آپ نے کی زیر صدارت اور ہدایات کے مطابق جو کاروائی سے نمایاں کمیٹی اور اس کے مخلص اور جاں نثار کارکنان نے بفضل و تائید الہی سرانجام دئے ان کی ذہنی آفادگی کے رقم کرنے کے لئے ایک ضخیم بیفہ درکار ہے۔ سال بھر بعد کمیٹی کے اراکین پھر بہ شدت حشر ہوئے کہ حضور اپنی صدارت کو جاری رکھیں اور حضور نے ایک سال کے لئے مزید صدارت کے ذرائع کو سرانجام دینا منظور فرمایا۔ تاویج شاہد ہے کہ اس سلسلے میں آپ کی مساعی علیہ مسلم اہالیان کشمیر کی شکرگاہ ہے۔

کشمیر کے اتحاد سے کچھ عرصہ قبل پنجاب میں ایک نئی سیاسی پارٹی بنام "انڈیا مسلم لیگ" نے راجہ گلاب سنگھ کے ذاتی خزانے کے ذریعے راجہ گلاب سنگھ کے اصرار کی مخالفت کے ذریعے عامۃ المسلمین کی تائید حاصل کر لی۔ کشمیر کمیٹی کے انعقاد کے ساتھ ساتھ راجہ گلاب سنگھ کے نام زد کردیں۔ لیکن جلسوں اور کوہ و صورت منظور نہ ہوئی۔ اولی اولی تو احرار کشمیر کمیٹی کی سرگرمیوں سے لاپرواہ رہے لیکن جب محسوس کیا کہ کمیٹی کی مساعی نتیجہ نیر ثابت ہو رہی ہیں اور عامۃ المسلمین انہیں نظر استحسان دیکھ رہے ہیں تو احرار بھی میدان میں نکل آئے اور اپنی غیر آہنی اور کوہناہ ذہن روش سے کمیٹی کی مساعی اور اس کے نیرت انہیں نقصان کو محدود کرنے میں اپنی طاقت صرف کرنے لگے۔ ایک موقع پر سردار سکندر حیات خان صاحب چیف منسٹر پنجاب نے کشمیر کمیٹی اور مجلس احرار کے درمیان سفارشات کی ترقی سے حضور اور چوہدری افضل حق صاحب صدر ایس اے اور آپ نے یہاں دعوت دی۔ وہاں وقت کشمیری افضل حق صاحب نے بڑے جوش سے حضور کو مخاطب کر کے کہا "صوبائی انتخابات میں جماعت احمدیہ نے میرا غنہ غنہ کی ہدایت سے جس حیرت انگیز سہولت سے برہم ہو کر اپنا مقصد حاصل کیا۔ حضور اس لاف زنی پر سکرتے اور فرمایا "چوہدری صاحب ہمارا دعویٰ ہے کہ سلسلہ اندیہ اللہ تعالیٰ کا نام کردہ ہے اگر ہم اس دعویٰ پر برہم ہوئے تو آپ کو کس تردد کی ضرورت ہے انہی لاف زنی نوا سے برہم کر کے گا اور اگر ہمارا دعویٰ سچا ہے اور یقیناً چاہے تو ایک ہزار ہزار

تو کیا آرزو دنیا کی تمام محاسن اور تمام حکومتیں اس سلسلے کو برہم کر کے کاہتہ کریں اور اپنی تمام مساعی اس مقصد کے حصول کے لئے وقف کریں تو سلسلے کو کچھ گزند نہیں پہنچا سکیں گی۔

احرار کی سرگرمیوں اور معاندانہ عزائم میں رصوت ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ اکتوبر ۱۹۲۲ء میں ان کی طرف سے ایک نام نہاد تبلیغی کانفرنس کے منعقد کا اعلان کیا گیا جو قادیان کے نواح میں منعقد کی جانے والی تھی۔ اس کانفرنس کی فرضی مقصد و مسادقتی ممکن باوجود اس کے جو بے کی حکومت نے اس کی اجازت دے دی۔ پنجاب کے گورنران دنوں سر ہربرٹ ایمرسن نے پنجابی اپنی قابلیت اور خودی پر بہت ناز تھا۔ انہیں ایک تو حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق یہ شکوہ تھا کہ حضور نے ایک نئی راہ ہمارے ہوئے کشمیر کے معاملات میں کیوں عملی دلچسپی لی اور بحیثیت صدر کشمیر کمیٹی ہمارا جہ کشمیر کی حکومت کے مشکلات میں آگوا دیا اور اس سے بڑھ کر انہیں یہ بے جا فخر تھا کہ سلسلہ احمدیہ کا نظام حکومت دو حکومت کی حیثیت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے جو مستقبل قریب میں حکومت کے لئے پیچیدہ مشکلات پیدا کرنے کا موجب ہو گا۔

قادیان کے نواح میں احرار کی کانفرنس قادیان کے امن کے تحفظ کے متعلق پریشانی کا موجب تھی۔ چنانچہ ناظر صاحب امرتسر نے قریبی جماعتوں کے نام پھیلایا کہیں کہ وہ ان ایام میں حفاظت کے انتظام کے لئے رضا کار قادیان بھیج دیں ان چھٹیوں کا علم ہونے پر صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس ذلیع گورداسپور قادیان آئے اور ناظر صاحب امرتسر کو یقین دلایا کہ حکومت کی طرف سے قادیان کی حفاظت کا پورا انتظام کیا جائے گا اس اطمینان دہی پر ناظر صاحب امرتسر عامر نے اپنی چھٹیاں منسوخ کر دیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس مفادمت کی اطلاع فوری طور پر گورنر صاحب کو نہیں پہنچی جو اس تمام معاملے میں بہت دلچسپی سے رہتے تھے انہوں نے ان چھٹیوں کا غور کر کے کہیں لائسنسنگ کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح کے نام نوٹس جاری کیا کہ کانفرنس کے ایام میں نہ کسی احمدی کو قادیان آنے کی اجازت دی جائے نہ کسی آنے والے کو واپس لے کر یا طعام کا انتظام کیا جائے وغیرہ۔ حضور نے اس نادر جب نوٹس کو بے جا شمار کرتے ہوئے سلسلہ کی تنگ آ کر دیا اور اپنے متواتر تین ہزار خطبات بھیج کر حکومت کے بے جا اقدام پر کڑی مکتوبی کر۔ خطبہ کی طرف سے ۱۰۵-۱۰۰ کے دو

پورسائیکل سوار کارکن خطبہ سننے کے لئے آتے جنہیں حضور کی ہدایت کے ماتحت حضور کے بالکل قریب بیٹھنے کی سہولت تھی کی جاتی وہ خطبے کی مکمل رپورٹ ایک گھنٹہ کے اندر ضلع پنہیا لے اور فوراً ہی انگریزی میں ترجمہ ہو کر رپورٹ گورنر صاحب کی خدمت میں پہنچ جاتی اور اس طرح ہفتہ کی صحیح کو گورنر صاحب اس کا مطالعہ کرتے کچھ مدت بعد صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم سے کہا آپ کی جماعت کے امام نہایت فہم اور نکتہ چینی ذہن کے مالک ہیں ان کے خطبات میں حکومت کے اقدام پر نہایت سخت تنقید ہوتی ہے۔ لیکن جوش میں بھی کوئی ایسی بات کہہ سکتے ہیں نکتی جس پر تا فونی گرفت ہو سکتی ہے۔ آرزو گورنر صاحب نے ایک مخلص خادمہ صلہ کی وساطت سے حضور سے مصالحت چاہی اور غوربائی حکومت کے ہوم سیکرٹری نے حضور کی خدمت میں چھٹی لکھی جس میں حضور کے نقطہ نظر کی محبت کو تسلیم کرتے ہوئے حکومت کے اقدام پر اظہارِ افسوس کیا اس پر حضور نے اپنے خطبے میں اعلان فرمایا کہ چونکہ حکومت نے میرے نقطہ نظر کی محبت کو تسلیم کر لیا ہے اس لئے اس مزروع پر اب کچھ مزید کہنے کی ضرورت نہیں۔

احرار کانفرنس میں سلسلہ احمدیہ کے خلاف بہت زہرا نکلا گیا تھا جس کا ایک نہایت خوشگوار نتیجہ یہ ہوا کہ حضور نے اپنے ۲۲ اور ۲۳ نومبر اور ۲۴ دسمبر کے خطبات بعد میں تحریک جدید کا اعلان فرمایا اور پہلے سال کے انتخابات کے لئے ہزار ہزار روپے خرچ فرمائے جماعت نے تحریک کا دایا نہایت خود اعتمادی اور ایک لاکھ سات ہزار روپے پہلے سال کے انتخابات کے لئے پیش کر کے تحریک کی سرگرمیوں تک نتائج آج چارواگانک عالم کے حضور نے اس کی شکل میں آپ کے سامنے ہے تحریک کا بجٹ ۲۲ ہزار سے بڑھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کہ یہ تحریک والے کھلے اب وقت ختم ہونے والا ہے اور اس خطبے کا اسی سیرا حقہ بھی تم نہیں ہو سکا۔ نظام جماعت میں مجلس مشاورت کا قیام ذہنی طور پر کیا قیام۔ تعلیم اداروں میں تعلیم الاسلام کا شعبہ قائم اور تعلیم کی اعلیٰ تعلیم۔ علم تقاریر اور قرآن کریم کی تفسیر اور دیگر صحیح حالت اور وقت و مقام کے مطابق بولنے کا اتفاق و بروہ کا قیام ۱۹۵۵ء میں ہو گیا۔ کل مسز سائمن کوئی مدرسہ علم اور قومی زندگی کا ایسا نہیں ہے جس میں حضور کے ہونے کا نشانہ نہ تھا اب آپ کی یاد تازہ رہے۔



# حضرت مصلح موعودؑ اور میرے مشابہت

از مہتمم صاحبزادہ مزار سیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قایمان

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ والد ماجد حضرت سیدنا فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت طیبہ کو مجھے بچپن ہی میں تیسرے چودہ سال باپ کی کتاب سے مشاہدہ کرنے کا موقع ملا آپ کی سیرت کے ہر درخشندہ پہلو پر ہمیشہ ملاقا آتا ہے۔

کرشمہ دامن دل میکند کہ جا بجا سرت

۱

تقسیم برصغیر ۱۹۴۷ء میں پہلے مکن از قوت اور پھر قریب از قوت تھی بعد ازاں ہر سا خود قوت پذیر ہوا۔ حضورؐ کو مجھ سے تھے کہ بڑے عزیز کی آزادی کو قریب پا کر کس طرح ایمان مناسک کے مختلف گروہ اہل مذاہب اور اقوام مختلف ہو کر ایک دوسرے کے خلاف مصوبہ بند ہو رہے ہیں۔ اور جارحیت اختیار کر رہے ہیں۔ آپؐ یہ احساس رکھتے تھے کہ اس رد و بدل کے نتیجہ میں عصمتوں کی بے حرمتی، اموال و اطاک کی تار تگری اور نفوس حتیٰ کہ معصوم بچوں کی کابھلاک ایک ممبری بات ہوتی ہے اور حکومتی انتظام و انصرام کا کوئی جزو عملاً باقی نہیں رہ جاتا۔ ایسی تہلکہ خیز بیاں نکل گئی تھی اس وقت حضورؐ نے ایک خطبہ میں بیان فرمایا تھا کہ مستقبل کے متعلق مجھے جو کچھ معلوم ہے میں اس کو اپنے ذمہ دار مسائیل کے طور سے منی رہتا ہوں اور سارے درد کو اپنے دل میں رکھتا ہوں۔ اگر میں اس کا ایک ذرا سا حصہ ظاہر کر دوں تو آپ میں سے کتنے ہی لوگوں کے دل نیل ہو جائیں گے۔

۲۹ رمضان المبارک (۱۹۴۸ء) کو آپؐ اپنے معمول کے مطابق آٹھ بجے دوپہر القرآن کے موقع پر اجتماع دعا کرنے کے لئے تشریف نہیں لے گئے بلکہ آپؐ کی ہدایت پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اس وقت دعا پڑھائی۔

میری والدہ ماجدہ کی رمل نش واریح کے اس مستفیج چربارہ میں تھی برصغیر مبارک سے ملحق جانب شمال ہے۔ اندرون واریح سے بہت والدہ ماجدہ والے مہم میں اس روز کسی بار جاتے ہوئے۔ بیت اللہ کے مزار دروازہ سے جو گھلا تھا اب چند سال سے بند کر دیا گیا ہے (میری نظر انداز تھی اور میں دیکھتا کہ حضرت والد صاحب بیت اللہ میں لیتے ہوئے نہایت کرب و اضطراب اور تضرع و التماس سے آستانہ اپنی پر دعاؤں میں مصروف ہیں۔ آنکھوں سے

آنسوؤں کی جھڑی جاری ہے۔ یہ حالت کئی روز تک جاری رہی۔ کیا ہی بے مثال درد تھا! یہی خواہی تھی!!

حضورؐ چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح اولوالعزم اور مرد آہن تھے، آپؐ ہرگز پشورہ دروازہ اور شکست خوردہ نہیں ہوئے اور مرکز قادیان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے جو کچھ ضروری تھا، تاریخ شاہد ہے کہ آپؐ نے باحسن طریق اور نہایت کامیابی و کامرانی سے انجام دیا۔

۲

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی عمر و نایبیت زندگی آپؐ کی ولادت سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقنین ہو چکی تھی کہ اشدت اسلام بے درام کے فضل سے ہو چکی ہے یہ جذبہ آپؐ کے قلب حافی میں کوٹھ کوٹھ کر بھرا ہوا تھا۔ حضرت سیدنا محمدؐ السلام کے عہد مبارک میں یہ اشدت اسلام کے لئے نوجوانوں کو تیار کرنے کے لئے آپؐ نے ایک انجمن بنام شہیدانہ تیار کی اور پھر اسی نام کا ایک رسالہ بھی جاری فرمایا جس کو جناب مولانا محمد علی صاحب ایم ایس سیکریٹری ہمدانین احمدیہ زبیرہ - سربازہ غیر مبطلین نے نہایت قابل قدر اور صداقت حدت شرح مزور علیہ السلام کی ایک بین دلیل قرار دیا آپؐ نے ایک نوجوان کو جامعہ ازہر مصر میں نوبت ادنیٰ کے دوران عربی تعلیم روانہ کرنے کا اہتمام فرمایا۔

آپؐ کے اپنی خلافت کے دوران متعدد بار تحریک وقف زندگی کرنے پر بہت نوجوانوں نے زندگیاں وقف کیں اور قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۳۳ء میں جب ایک بھاری کوشش جماعت احمدیہ کا قاضیہ حیات تنگ کرنے کی گئی۔ اس وقت کی تحریک وقف پر حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایم اے نے سربکف تجاہد نے زندگی وقف کی اور سکہ پور کی جماعت آپ کے ذریعہ قائم ہوئی۔ میدان تبلیغ میں ہی اس سرفروش نے اپنی جانی جان آفرین کے سپرد کر دی۔

حضورؐ واقعاً زندگی سے اپنی اولاد جیسا پیار کرتے تھے آپؐ نے ایسے طریقے اپنائے کہ ان واقفین کی ایک ایک نگرانی ہو سکے اور وہ قضائی اور انتظامی اور عملی اور اطلاقی اور روحانی طور پر باحسن طریق تربیت پائیں۔ پناہ یہ افزائے تھی جفاکش، شب پرہ

کرنے والے بیدار مغز، معاطفہم اور منتظم ثابت ہوئے، مشاورت میں ان کو شامل کیا اور ان میں سے بعض کے سپرد بعض امور و مشاغل میں پیش کرنے کے لئے کئے ان میں خود قیادت خودداری، کفایت شعاری، توکل اور سلسلہ سے وفا شعاری کے اوصاف حمیدہ اُجائز کے اگر موالود کھد کے مطابق آپؐ ان کا اگرام نہ صرف نورد کرتے تھے بلکہ دھڑلا سے بھی کر داتے تھے۔ ایک واقعہ زندگی کے رشتہ کی تحریک آپؐ نے لاہور کے ایک معزز احمدی گھرانے میں کی۔ لیکن اس خاندان نے غالباً ظاہری تربیت کے مد نظر یہ تحریک قبول نہ کی اس بے قدری کا ثمرہ اس خاندان کو یہ ملا کہ اس بچی کا رشتہ جہاں ہوا قائم نہ رہ سکا اور اس جزیرے میں تلخیدگی ہو گئی۔

دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے یہ جلوہ بھی دکھایا کہ ایک بزرگ جو گزشتہ آئینہ رہتے تھے اور بعد میں مرکز میں ایک معزز عہدہ پر سر فراز رہے انہوں نے اس نوجوان کے بارہ میں تحریک کو قبول کیا ان کی ازدواجی زندگی بہت ہی مبارک ثابت ہوئی۔ اس نوجوان کو اب تک خدمت سلسلہ کی توفیق مل رہی ہے اور اس جزیرہ کی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نوازا۔

۳

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک خاص وصف یہ تھا کہ آپؐ با اصرار تھے اور آپؐ کا قول اور باب کا پیمانہ اپنوں اور دوسروں کے لئے ایک تھا اس بارہ میں ایک واقعہ بیان کر دینا مناسب ہے۔ ایک دفعہ جناب مولانا محمد علی صاحب ایم ایس نے موسم گرما میں ڈاکھری میں مقیم تھے۔ حضورؐ بھی وہاں تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے حضورؐ سے ذکر کیا کہ میں مولانا محمد علی صاحب سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ اگر آپ ان سے اس لئے ملاقات کرنا چاہتے ہیں کہ سلسلہ احمدیہ کے تدریس کے زمانہ میں وہ جاہل تھے یہ سے دانستہ تھے اور تدریسی تعلق رکھتے ہیں تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ لیکن اگر آپ کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے اور ان کے مابین جو مسائل متنازعہ فیہ ہیں اس میں بحث کرنے کے لئے آپ ان کو آمادہ کرنا چاہتے ہیں تو یہ ہرگز روا نہیں۔ کیونکہ ان کے ہم مرتبہ کو گھبرائے تدریسی تشریحی صاحب سے ہیں وہ ان سے اس

بات کر سکتے ہیں۔ البتہ آپؐ بعد کی نسل کے افراد سے ایسا مطالبہ کریں تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

۴

حضورؐ کی غذا نہایت سادہ تھی اور بہت قلیل مقدار میں ہوتی تھی۔ اس کے مقابل اگر آپ کی انتہائی محنت والی مختلف النوع کاموں سے معمور زندگی پر اگر ہم نظر ڈالیں۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ خاص تا پندرہ گھنٹہ اپنا ہر آن آپؐ کے شہ میں حال رہتی تھی جو یہ کام انجام پاتے رہے۔

میری والدہ ماجدہ کے گھر میں جب باہری ہوتی تھی تو میں نے دیکھا ہے کہ رات گئے تک حضورؐ ڈاک دیکھتے یا مطالعہ میں مصروف رہتے تھے۔ نماز تہجد اور نماز فجر ادا کر کے کسی قدر آرام زمانے کے بعد آپؐ چر دینی کاموں میں مشغول ہو جاتے۔ آپ کی نیند بہت مختصر تھی۔

۵

آپؐ نے اپنی طرف سے اپنی ساری اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کر دیا اور بچپن سے ان کی تربیت اسی نقطہ نگاہ سے کی۔ سادہ۔ زندگی گزارنے، خوب محنت و مشقت کرنے کیلئے میں تیراکی، گھوڑ سواری اور نشا زہری کی ٹریننگ خاندانی روایات کے مطابق فرمایا سب بچوں کو دلوائی۔

۶

اپنی بیٹیوں سے آپؐ کا شوک بے حد پیار و محبت اور شفقت کا رہا۔ ہر در تحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے عین مطابق تھا۔

۷

اکرام حنیف کی تربیت بچپن سے ہم سب کو ملتی رہی۔ دارالسیح بالخصوص مہینہ سالانہ کے ایام میں مہمانوں سے پوری طرح بھرا رہتا تھا گھر میں ہماری ساری مائیں اور ساری بہنیں جلسہ سالانہ کی کسی نہ کسی ڈیوٹی پر متعین ہوتی تھیں مہمانوں کی دلداری ان کے آرام کا ہر طرح خیال رکھنا اس طرف ہمیں بار بار توجہ دلاتے رہتے۔

۸

مجھے شادی کے لئے صرف دو دفعہ کا دیر ملا جب میں وہی سے ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو لاہور ہوائی اڈے پر پہنچا ہوں تو میری سہرت کی انتہا زہری جب میں نے دیکھا کہ اس امر کی خاطر حضورؐ تہرہ سے لاہور تشریف لائے ہیں آپؐ نے میرا استقبال کیا۔ گئے نکلیا۔ آپؐ میری والدہ محترمہ اور میرے چھوٹے چھوٹے بھائیوں کو بھی ساتھ لائے تھے آپؐ نے ہمیں کارپراسی روز بروز، اجاڑا یا یہ اکثر ہوا اولاد کھد کے ارشاد بڑی کی تشریح تھی۔ (باقی نکل پڑ دیکھیے)



# پیشگوئی مصلح موعودؑ اور تاریخی حقائق کے آئینہ ہیں

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب، فضل مصلح سلسلہ عالیہ احمدیہ صمیم شاہچراپور

پیشگوئی مصلح موعود عصر حاضر میں جس پر غور و فکر سے اندازہ سے پوری ہوئی اور اس کی ذاتی عظمت و شہرت کے تمام مذاہب اور سماجی نظموں پر جس انداز سے تاریخی حجت ملے ہیں پوری کی ہے اس پر طائرانہ نگاہ ڈالنے سے ہی انسانی فطرت پکارا مٹتی ہے کہ انہی نازلہ من السماء کہ خود اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتر کر اپنا پیغام دکھایا ہے۔

## ہزاروں سال قبل

حقیقت یہ ہے کہ ہزاروں سالوں سے اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی منادی کرتا چلا آ رہا ہے چنانچہ آج سے ہزاروں سال قبل نبی امیرؐ کے سامنے یہ منادی کی گئی تھی کہ سید موعود کے انتقال کے بعد اس کا فرزند اور وارث اس کی آسمانی بادشاہت کا وارث ہوگا۔  
ظہور باب پنجم ص ۲۷ مطبوعہ لندن از حضرت باورکے

جب نعمت بڑت بنی اسرائیل کی طرف منتقل ہوئی تو سید و مدنی خاتم الانبیاء و جنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سید موعود کے متعلق یہ بڑ عظمت خبر دیا کہ یسوع مسیح و یولسد کہ (مشکوٰۃ حنبلی باب نزول بیٹی) یعنی مسیح موعود منادی کرے گا اور اس کی خاص اولاد ہوگی صاف ظاہر ہے کہ محض شادی اور اولاد کا وجود تو کسی ماورس اللہ کی سپائی پر برہان نہیں بن سکتا جب تک یہ دونوں امور اپنے اندر بھاری نشان نہ رکھتے ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ جب اپنے برگزیدہ لوگوں کو اولاد کی بشارت دیتا ہے تو وہ اولاد نیک اور صالح ہی ہوا کرتی ہے۔

## پیشگوئی کا پس منظر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام خیر الکلام ما قل و دل کا۔  
صدقات ہونا تھا۔ چنانچہ حضور پر نورؐ کی اس پیشگوئی "یسوع مسیح و یولسد کہ" میں بھی یہ حقیقت پوری شان کے ساتھ مریض دکھائی دیتی ہے۔ ان مقدس الفاظ میں درحقیقت پیشگوئی مصلح موعود کا پاکیزہ ماحول بھی بتایا گیا ہے کہ سید موعود

کی ایک موعود پوری ہوگی اور اس سے منبشر اولاد نسل ہوتی جو قیامت تک سرسبز رہے گی اور اس منبشر اولاد میں سے ایک پسر موعود ہوگا جس کی منادی پہلے سے بنی اسرائیل میں کر دی گئی ہے۔

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں نبیوں اور رسولوں کو منبشر اولاد کی خبر دیا کرتا ہے اور کثرت نسل کے اعتبار سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خاص امتیاز حاصل ہے لہذا یسوع مسیح و یولسد کہ کے الفاظ میں اشارۃ الفصحی کے طور پر مسیح موعود کو مشیل ابراہیم بھی قرار دیا گیا ہے جس کا بڑ عظمت شہرت یہ بھی ہے کہ حضرت محمدؐ کو پانچوں نمازوں میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ بار بار یہ دعا میں کرتے رہیں کہ اے اللہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آسمان کی آل پر اس قسم کی رحمتیں اور برکتیں تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر نازل فرمائیں اب اگر کوئی ابراہیم ثانی اور اس کی آل دنیا میں آئے والی ہی نہ تھی تو نمازوں میں یہ حکم ہی کیوں دیا گیا جس کا اوپر ذکر کر دیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں حضرت ابراہیم اور حضرت ماجرہ اور حضرت اسمعیل علیہم السلام کی وہ قربانی ایک نہایت بڑ عظمت اور شان بڑائی تھی جو بے آب و گیاہ وادی مکہ میں کی گئی۔ لہذا مصلح موعودؑ میں اسمعیلی صفات بھی پائی جاتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ مصلح موعودؑ کے ظہور سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس قسم کے اہامات نازل ہوتے تھے۔

یخرج ہمتہ رغبہ و وجتہ اسمعیل یعنی مسیح موعود کا ہم نغم ایک اسمعیلی درخت کو کھڑا کرے گا۔  
ان الصفا والمرزوق من شعائر اللہ۔ (تذکرہ)

اس کے مطابق بے آب و گیاہ وادی میں حضرت مصلح موعودؑ رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے سابلوہ جیسے مقدس شہر کا قیام اسلام کے پورے اہم مرکز کے طور پر عمل میں آیا آج تک یہ تمام باتیں روز بروز کی طرح حقیقت میں ہو رہی ہیں اور ان کو پیش کرنا ہمارے

لئے بالکل آسان ہو گیا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو پیشگوئی مصلح موعودؑ کا یہ ماحول نہایت لطیف انداز سے۔  
یسوع مسیح و یولسد کہ کے الفاظ میں نہایت دکھائی دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشاعر مشرق علامہ اقبال کی فطرت انکار احمدیت کے باوجود پکارا مٹتی تھی کہ ہے

یہ دور اپنے ابراہیم کی تلاش ہے  
ہم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ  
پیشگوئی مصلح موعودؑ اور بزرگانِ امت

بلاشبہ پیشگوئی مصلح موعودؑ کا اٹھنا نہ جس شرح و بسط اور تفصیلی وضاحت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوا وہ اپنی مثال آپ ہے مگر اہمیت محمدؐ کے بزرگانِ کرام کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ مختلف مقامات اور مختلف اوقات میں اس بڑ عظمت پیشگوئی کا اعلان کر دیتا ہے چنانچہ روم کے مولانا جلال الدین صاحب رومی نے شہری مولانا موم و فتر کے مشہور مکتبہ کا پتھر اور ہندوستان کے مشہور مکتبہ نعمت اللہ دی گئے اور انہی ہی احوال اہمیدین

"پسر شمس یادگار سے ہنم"  
اور سپین سے حضرت محمدؐ کی اولاد میں  
عربی "فتوحات بکیت" کو اور لکھنؤ  
داتا گاندی صاحب نے لکھا ہے کہ  
اسے اس موعود کو دیکھا اور اپنے اپنے زمانہ میں اس موعود کی خبر دیتے رہے بلکہ پانچویں صدی ہجری کے شاہی بزرگ حضرت امام بیہقی بن عتب نے تو لکھے

الفاظ میں یہ پیشگوئی فرمائی کہ ہے  
وہ مسموہ سید ظہور بعد ہذا  
و میلک الشام بلا قتال  
یعنی مسیح موعودؑ کے خلیفہ اول کے بعد محمد مسند خلافت پر رونق افروز ہوگا اور اس کے ذریعہ سے تمام میں اسلام کی فتوحات ہونگی اسی طرح بعض آئمہ شیعہ کو بھی بتایا گیا کہ ایک آنے والے موعود کا ہم گرامی کھسموں شہرگا۔  
(بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۷۸)  
یہ حال مختلف زمانوں اور مختلف ممالک میں امت محمدیہ کے بزرگان بھی اعلام الہی کے مطابق پیشگوئی مصلح موعودؑ

کی منادی کرتے رہے ہیں۔

## پیشگوئی مصلح موعودؑ اور اہل ہندو

پیشگوئی مصلح موعودؑ کے ذریعہ سے اہل ہندو ہی نہایت ظہور شان رنگ میں تمام حجت برآی۔ اس تقرب کا آغاز اس طرح ہوا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے از حج مشرفہ میں اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر موعودؑ اور ماورس اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اور انہی انسانی دعویٰ کے ساتھ مذاہب عالم کے سربراہان اور مقتدر رہنماؤں کو بھی بشارت کے ماتحت نشانِ نبوی کی ٹانگی دی گئی۔ اگر وہ طالبِ صداق بن کر آپ کے سامنے ایک سال تک قیام کریں تو وہ ضرور اپنی آنکھوں سے دین اسلام کی حقیقت کے پتے پورے نشان مشاہدہ کر لیں گے اور اگر ایک سال رہ کر بھی وہ آسمانی نشان سے محروم رہیں تو ہمیں دوسرے مہینے ماہوار کے حساب سے چوبیس موعود یہ بطور حجاب یا جرمانہ پیش کیا جائے گا۔ (تخلیغ رسالت جلد اول ص ۱۸۸)  
اس عظیم الشان اعلان کے بعد اگست ۱۸۸۵ء میں قادیان کے دس ہندوؤں نے زمین میں مہمان اور دیگر شامل تھے) حضور پر نورؐ کی قد میں اور دستوں کی کہ ہم آپ کے پیارے بزرگوں کے دلوں کی نسبت آسمانی نشان دیکھنے کے زیادہ حقدار اور مشتاق ہیں۔ میں کر نشان دکھایا جائے۔ صداقت ازل تو خدا تعالیٰ کی توفیق سے اور فضل سے عطا ہوتی ہے اور مسلمانوں کو شرفِ رسالہ سے موقوف کرنا ہمارے مقصد پر پیشگوئی شہر کھا کر وہ کہتے ہیں کہ ہم جو نشان آپ نے پیش فرمائے مشاہدہ کر لیں گے۔ اخبارات میں بطور گواہ کے شائع کرادیں گے اور آپ کی صداقت کی حقیقت کو حتیٰ الوسع اپنی قوم میں پھیلانے کے (تخلیغ رسالت جلد اول ص ۱۸۸) بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلام الہی کے مطابق ہوشیار پور میں جا کر چلا کشی کی اور اس کے بعد ۲۲ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک سال کے اندر پیشگوئی پسر موعود کو اہام الہی کے مطابق برسی تفصیل و وضاحت کے ساتھ شائع فرمایا مگر قادیان کے ہندوؤں نے تحریری وعدہ اور حلیہ بیان کے باوجود اس نشانِ رحمت کے بالمقابل ناموشی اختیار کر لی۔

## روز اول سے لاجواب نشان

اس موقع پر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ روز اول پسر موعود اپنی تاریخی اساعت سے ہی درحقیقت ایک لاجواب نشان آسمانی کی حیثیت رکھتی تھی۔ کیونکہ پیشگوئی پسر موعود کے آخ میں یہ بھی لکھا تھا کہ۔



لئے مکرر اور لے حق کے مخالفوں  
 اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں  
 ہو۔ اگر تمہیں اس نفل و احسان سے  
 انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر  
 کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم  
 بھی اپنی نسبت کوئی سیما نشان پیش  
 کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر  
 سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز نہ پیش کر سکو  
 گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو  
 نازمانوں جھوٹوں اور حد سے بڑھنے  
 والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

داشتمہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء  
 پس قادیان کے ہندوؤں کا ذہن تھا  
 کہ اپنی حلف اور تحریک کے مطابق یا تو اس  
 نشانِ رحمت کی صداقت کو قبول کر لیتے یا  
 اپنے میں سے کسی کو کھڑا کرتے جو بالمتقابل  
 سپر موعود کے نشان کی مانند نشان پیش  
 کرنے کا دعویٰ بڑھا مگر وہ لوگ بالکل خاموش  
 ہو گئے اور اپنی حلف اور تحریک کا بھی کچھ خیال  
 نہ کیا۔

**پیشگوئی کا حقیقی پہلو**

مندرجہ بالا تحریک میں پیشگوئی مصلح موعود کا  
 درحقیقت حقیقی پہلو بھی بیان کیا گیا ہے اس  
 کے مقابل پر قادیان کے مذکورہ ہندوؤں میں  
 سے تو کوئی کھڑا نہ ہوا۔ لیکن اس پہلو سے  
 پیشگوئی کی صداقت کو چار چاند لگانے کے لئے  
 جن مخالفین کھڑے ہوئے جن میں سے ایک  
 سدا شہ صاحب درسیہ تھی تو یہ مسلم تھے انہوں  
 نے ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی  
 مخالفت شروع کر دی اور دوسری  
 جانب سپر موعود کی پیشگوئی کا مقابلہ کرنے  
 کے لئے اپنے ہاں اعلیٰ اولاد کے لئے بھی  
 بڑی دبا میں کسی اور ایک ناپاک تحریک میں  
 انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کو اجتر بھی کیا۔ اس کے جواب میں حضرت  
 مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”لے عدا اللہ تر عجب تے نہیں  
 خدا سے لڑا ہے بجز مجھے اسی وقت  
 ۲۹ ستمبر ۱۸۹۲ء کو تیری نسبت یہ  
 ابام بڑا ہے کہ اتنے نشانِ نفل  
 ہو الا بستر اس الہامی عبارت  
 کا ترجمہ یہ ہے کہ سدا شہ جو مجھے اتر  
 کہا ہے اور یہ دونوں کرتا ہے کہ تیرا  
 یہ اولاد اور وہ سدا بکارت کا  
 منقاع ہو جائے گا ایسا ہرگز نہیں  
 ہرگز ہرگز خود اتر رہے گا“

(انوار الایمان اسلام ۲۰ ستمبر ۱۸۹۲ء)  
 ان ہندوؤں اور پیشگوئی کے بعد حضرت  
 اقدس کے ہاں تین لڑکے پیدا ہوئے مگر  
 سدا شہ کے ہاں کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا نہیں ہوئی

اس سے پہلے کا ایک موعود نامی لڑکا سدا شہ کا  
 زندہ تھا۔ جس کی شادی آٹھ سال کی عمر میں  
 کرنے کا اس نے اہتمام کیا تھا۔ مگر اس کی شادی  
 میں شریک ہونے کا موقع اس کو نہ ملا  
 دیا۔ اس شادی سے قبل ۲۲ جنوری ۱۹۰۷ء  
 کو وہ طاعون سے ہلاک ہوا۔ ایک مدت گزرنے  
 کے بعد موعود شہداء اللہ صاحب وغیرہ نے اس  
 کے لڑکے کی دوسری شادی بھی کرانی مگر اس  
 کے ہاں اولاد ہی نہ ہوئی۔ بالآخر  
 وہ لڑکا خود بھی ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء کو اپنے  
 باپ کی طرح ایستہ مر گیا۔ ایسے پیشگوئی مصلح موعود  
 منحن پہلو کے اعتبار سے بڑی شان کے  
 ساتھ پوری ہوتی چلی آئی ہے۔

**صاحبزادی عصمت اشیر اول  
 کی ولادت اور وفات**

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی عظیم الشان پیشگوئی  
 کے بعد ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں  
 حضور فرماتے ہیں :-

”ایسا لڑکا بوجہ رعدہ الہی ۹  
 برس کے زخم تک ضرور پیدا ہوگا  
 خواہ جلد ہو خواہ دیر سے ہر حال اس  
 خرم کے اندر پیدا ہو جائے گا“

(تیلخ رسالت مجددی ص ۱۰۰)  
 ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار صداقت آثار  
 میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جناب الہی  
 کی طرف توجہ کرنے پر اس کیفیت کا انکشاف  
 فرمایا کہ :-

”ایک لڑکا بہت ہی خوب ہونے  
 والا ہے جو ایک مدت صل سے تجاوز  
 نہیں کر سکتا۔ تاہم یہ ظاہر نہیں کیا گیا  
 کہ جواب پیدا ہوگا وہ سپر موعود ہے  
 یا وہ اور کسی وقت میں نو برس کے زخم  
 میں پیدا ہوگا“

(تیلخ رسالت مجددی ص ۱۰۰)  
 پیشگوئی مصلح موعود کی اشاعت کے مادہ  
 ہی پندت لیکر ام اور دوسرے مخالفین کی جانب  
 سے مخالفت اور استہزاء کا سلسلہ شروع ہو  
 گیا تھا۔ یہ نوک جھونک ابھی جاری ہی تھی کہ  
 ۱۵ اپریل ۱۸۸۶ء کو صاحبزادی عصمت پیدا  
 ہو گئی جس پر ہندوؤں اور مسیحوں کی جانب  
 سے طوفانِ بے تیزی برپا کیا گیا کہ پیشگوئی غلط  
 نکلی کیونکہ لڑکے کی جائے لڑکی پیدا ہوئی  
 حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ  
 سے خبر پا کر صاف طور پر سپر موعود کے لئے  
 نو سال میعاد مقرر فرمائی تھی اور اس سے بوجہ  
 عمل سے مخدو نہیں کیا تھا۔

یہ مخالفت ابھی جاری تھی کہ سو سال  
 بعد اس نفاذی خبر کے نین مطابق ہر موعود  
 ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں شائع فرمائی تھی۔  
 ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو اشیر اول کی پیدائش

ہوئی۔ یعنی اولیٰ مرتبہ ۱۸۸۸ء کو فوت  
 ہوئے اور نئی عین کو سپر شہزادہ آرائی کا موعود  
 لکھا گیا بالخصوص اس وقت پر پندت لیکر ام  
 نے انتہائی گندہ دہنی کا مظاہرہ کیا۔ اس کے  
 برابر میں خود نے سب زراشتہا پر موعود  
 دسمبر ۱۸۸۸ء میں شائع فرمایا جس میں حضور نے  
 چیلنج دیا کہ وہ ہمارے اشتہارات میں سے  
 کوئی ایسا حرف پیش کر دکھائیں جس میں موعود  
 لکھا گیا ہو کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا ہی لڑکا  
 تھا جو فوت ہو گیا ہے اس چیلنج کو قبول کرنے  
 کی کسی بھی مخالف کو ہمت نہ ہوئی۔

سب زراشتہا میں حضور پر پندت لیکر ام موعود  
 کو خدائی ابام کے مطابق بستر تالی اور محمد  
 اور مصلح موعود کے نام سے یاد کرتے ہوئے  
 بڑی تہدی کے ساتھ لکھا۔

”دوسرا لڑکا جس کی نسبت ابام  
 نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا  
 جس کا وہ سرانام محمد ہے وہ اگرچہ  
 اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔  
 پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدے  
 کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور  
 پیدا ہوگا۔ زمینی و آسمانی مل سکتے ہیں  
 پر اس کے وعدوں کا ٹٹا ممکن نہیں۔“  
 نیز فرمایا کہ :-

”سودے لوگو! جنہوں نے  
 ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو  
 بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو اس  
 کے بعد اب روشن آئے گی۔“

(سب زراشتہا)  
 پیشگوئی سپر موعود کی اشاعت کے بعد  
 درمیان میں صاحبزادی عصمت اور اشیر اول  
 کی ولادت اور وفات میں یہ عظیم الشان حکمت  
 بھی دکھائی دیتی ہے کہ اس طرح مخالفین  
 کے لڑچھر میں بھی پیشگوئی سپر موعود کی  
 خوب تشہیر ہوئی اور مخالفین کے لڑچھر  
 میں بھی اگرچہ مخالفانہ انداز میں یہ پیشگوئی  
 ریکارڈ ہوئی لیکن ریکارڈ ہو گئی۔

**مصلح موعود کی ولادت باسعادت**

۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو سیدنا سنت مرزا  
 بشیر الدین محمد اندلسیہ الموعود کی ولادت  
 باسعادت ہوئی اس روز حضرت مسیح موعود  
 علیہ السلام نے دس مشراطبعیت شائع  
 فرمائے اور مصلح موعود کی ولادت باسعادت  
 کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا :-

”خدا نے عزوجل نے جیسا کہ  
 اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار  
 یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے  
 اپنے لطف و کرم سے وہ دیا تھا کہ  
 بشیر اول کی وفات کے بعد ایک  
 دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام

موجود ہی ہوگا اور اس عاجز کو فاضل  
 کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولاد اعز م ہوگا  
 اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔  
 وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے  
 پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء  
 میں مطابق ۹ جمادی الاولیٰ ۱۲۶۱ھ  
 روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں  
 بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے  
 جس کا نام بالنعن محسن تھا وہی کے  
 طور پر بشیر اور محمد رکھا گیا ہے اور  
 کامل اعتقاد کے بعد پھر اطلاق دی  
 جائے گی۔“

(تیلخ رسالت مجددی ص ۱۰۰)  
 کامل انکشاف کے بعد اسے سب زراشتہا کی  
 پیشگوئی کا مصداق فرماتے ہوئے حضور نے  
 سرانام میں فرمایا :-

”پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے  
 راتے خود کی پیدائش کے متعلق کی  
 تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا  
 نام محمد رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی  
 کی اشاعت کے لئے سب زراشتہا کے  
 اشتہارات کے لئے سب زراشتہا کے  
 ایک موعود ہیں اور ہزاروں میں تسلیم  
 ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی  
 کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نو  
 سال میں ہے۔“

**بزرگان جماعت کا قطعی تسلیم**

حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفہ اقدس  
 الاولیٰ رضی اللہ عنہ جب اپنی عمر کا آخری حقہ  
 گزار رہے تھے تو آٹھ ستمبر ۱۹۱۳ء کو حضرت  
 سپر موعود محمد صاحب نے یہ عرض کیا کہ جب  
 آج حضرت اقدس کے اشتہارات پڑھ کر  
 معلوم ہو گیا ہے کہ سپر موعود میاں صاحب  
 ہی ہیں آپ نے فرمایا :-

”ہمیں تو پہلے سے ہی معلوم ہے  
 کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب  
 کے ساتھ کس خاص طرز سے مل کر رہے  
 ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں۔  
 مزید تو حق کے لئے آپ نے یہ لکھا :-  
 ”یہ الفاظ میں نے براہم منظور  
 سے کہے ہیں۔“  
 (تذکرہ الاولیاء ص ۱۹۱ء)

اور فرمایا کہ :-  
 ”یہ لڑکا بہت بڑا ہے گا اور اس  
 سے خدا تعالیٰ عظیم الشان کام لے گا۔“  
 (الفضل ص ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء)  
 ہر ادب ہے کہ آپ جب ۱۹۱۱ء میں بیمار  
 ہوئے تو آپ نے وصیت فرمائی کہ آپ  
 کے بعد حضرت موعود کو اپنی جگہ تسلیم کیا جائے۔



# وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن موعود فرزند کی پیشگوئی فرمائی تھی اس کی بادل علامات میں سے ایک یہ تھی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ پانچ اس خزانہ بشارت کے عین مطابق اس موعود فرزند نے واقعی دنیا کے کناروں تک شہرت پائی اس کے ثبوت کے طور پر ذیل میں ایک خاکہ پیش کیا جا رہا ہے جس میں ان مالک کا ذکر ہے۔ جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مبارک عہد میں احمدیہ مسلم مشن قائم ہوئے اور ان مالک میں آپ نے شہرت پائی۔

نام ملک	تاریخ قیام مشن	جہاد اول
مالینڈ	۲ جولائی ۱۹۲۴ء	مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب
جرمنی	۱۹۲۳ء	ملک غلام فرید صاحب اور مولوی مبارک احمد صاحب
ڈنمارک	۱۹۵۶ء	مکرم سید کمال یوسف صاحب
جاپان	۱۹۳۵ء	مولوی عبدالقدیر نیاز صاحب
سوئٹزرلینڈ	۱۹۳۶ء	شیخ ناصر احمد صاحب
گیانا	۱۹۵۹ء	مولانا امجد علی صاحب
ماریشس	۱۹۱۵ء	مولوی غلام محمد صاحب
امریکہ	۱۹۲۰ء	حضرت مفتی محمد صادق صاحب
چینی	۱۹۶۰ء	مکرم شیخ عبدالواحد صاحب
انڈونیشیا	۱۹۲۵ء	مولوی رحمت علی صاحب
تائیوان	۱۹۳۳ء	حضرت شیخ محمد صاحب سیالوی
گھانا۔ تاجیکستان	۱۹۳۶ء	مخدوم حسین صاحب تیرو
سینگی	۱۹۳۶ء	محمد شریف صاحب گجراتی
بنوین افریقہ	۱۹۳۶ء	ڈاکٹر محمد یوسف سلیمان صاحب
سنگری	۱۹۳۶ء	مولانا احمد نمان صاحب نیاز
یونین آف کینیڈا۔ کینیڈا	۱۹۳۶ء	شیخ مبارک احمد صاحب
ایمانیہ	۱۹۳۶ء	مولوی محمد دین صاحب
یوگوسلاویہ	۱۹۳۷ء	" " " " " " " "
بھارت	۱۹۳۸ء	" " " " " " " "
ارجنٹائن	۱۹۳۶ء	مولوی رمضان علی صاحب
انٹلی	۱۹۳۷ء	ملک محمد شریف صاحب گجراتی
فرانس	۱۹۳۶ء	ملک عطا الرحمن صاحب اور مولوی عطا اللہ صاحب
پولینڈ	۱۹۳۷ء	مکرم حاجی ایوب خان صاحب
تنزانیہ	۱۹۳۸ء	مولانا اکرم صاحب شہرا
آئوری کوٹ	۱۹۶۰ء	مولانا محمد تقی صاحب
ٹرنیڈاڈ	۱۹۵۱ء	مولانا محمد اسحاق صاحب ساتی
لایبیریا	۱۹۵۶ء	مولانا محمد اسحاق صاحب
سنگاپور	۱۹۳۵ء	مولانا حسین نیاز صاحب
برما	۱۹۳۵ء	مولانا محمد اسحاق صاحب
عراق	۱۹۳۶ء	مولانا محمد اسحاق صاحب
لبنان	۱۹۵۱ء	مولانا محمد اسحاق صاحب
مستقل	۱۹۳۶ء	مولانا محمد اسحاق صاحب
ایران	۱۹۳۶ء	مولانا محمد اسحاق صاحب
بھارت	۱۹۳۶ء	مولانا محمد اسحاق صاحب
فلپین	۱۹۳۸ء	مولانا محمد اسحاق صاحب
مصر	۱۹۳۶ء	مولانا محمد اسحاق صاحب
شام	۱۹۳۵ء	مولانا محمد اسحاق صاحب
اردن	۱۹۳۸ء	مولانا محمد اسحاق صاحب
موریتانیہ	۱۹۵۶ء	مولانا محمد اسحاق صاحب
سیرالیون	۱۹۳۶ء	مولانا محمد اسحاق صاحب
کینیڈا	۱۹۳۶ء	مولانا محمد اسحاق صاحب
ریونڈا	۱۹۳۶ء	مولانا محمد اسحاق صاحب

مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موعودہ خلیفہ  
 ابھی پچھلے ہی تھے یہ پیشگوئی کی تھی کہ  
 بشارت دی کہ ایک بیٹا ہے تیرا  
 جو ہوگا ایک دن محبوب میرا  
 کوئل گا دور اس مہ سے اندھیرا  
 دکھاؤں گا کہ ایک عالم کو پھیرا  
 یہ پیشگوئی بیشک حیرت پیدا کرنے والی ہے  
 اب سوال یہ ہے کہ اگر بڑے مرزا صاحب کے  
 اندر کوئی روحانی قوت کام نہ کر رہی تھی تو  
 پھر آپ یہ کس طرح جان گئے کہ میرا ایک بیٹا  
 ایسا ہوگا جس وقت مرزا صاحب نے مندرجہ  
 بالا اعلان کیا ہے اس وقت آپ کے تین  
 بیٹے تھے آپ تینوں کے لئے دعائیں بھی  
 کرتے تھے لیکن پیشگوئی صرف ایک کے  
 متعلق ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایک ہی لائق  
 ایجاب ہوا کہ اس نے ایک عالم میں تخیل  
 پیدا کر دیا ہے۔  
 (رسالہ خلیفہ قادیان ص ۱۵)

## کلام اللہ کا مرتبہ

پس موعود کی آمد کا مقصد یہ تھا کہ زمین  
 اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر  
 ظاہر ہو۔ چنانچہ مشہور مسلم لیدر مولانا ظفر علی  
 خان ایڈیٹر زمیندار نے کلمے لفظوں میں  
 اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ "کان کوئل کر  
 سن لایم اور تمہارے لئے بندھے مرزا محمود کا  
 مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے مرزا محمود کے  
 پاس قرآن ہے۔ اور قرآن کا علم ہے تمہارے  
 پاس کیا دھرا ہے.... مرزا محمود کے پاس  
 ایسی جاہلیت ہے جو تین من دھن اس کے  
 انبارے پر اس کے پاؤں پر چھادر کرنے  
 کو تیار ہے۔" (ایک خوفناک سازش ص ۱۶)

## اولوالعزم

نابھرتوں کو جو جین نظامی کہتے ہیں۔  
 "اکثر پھیل رہتے ہیں مگر جاریاں  
 ان کی جلی سنتی میں رخنہ نہیں  
 ڈال سکتیں انہوں نے مخالفت کی  
 آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام  
 کر کے اپنی منہی جو انہوں کو ثابت  
 کر دیا جو اخبار مادل پہلی ۲۲ اپریل ۱۹۳۴ء)

## زمین دائمی

اس بارے اجاری لیدر چوہدری افضل حق  
 صاحب نے لکھا۔ "جس قدر وہ اپنے اجراء حالت  
 میں قادیان شرف کر رہا ہے اور جو عظیم  
 الشان دماغ اس کی پشت پر ہے وہ بڑی  
 سے بڑی سلطنت کو پل پھیل رہا ہے  
 کرنے کے لئے کافی تھا۔"  
 (اخبار متحدہ ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء)  
 واخورد بھوتا ان الحمد للہ رب  
 العالمین

۲۶ فروری ۱۹۱۱ء اور سالہ حقیقت  
 اختلاف از مولوی محمد علی صاحب موعود

## ایمان افروز اور خارق عادت ظہور

مندرجہ بالا واقعات سے ثابت ہے کہ  
 سیدنا حضرت محمود خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود  
 رضی اللہ عنہ کے وجود میں ابتداء ہی سے پسر  
 موعود کی جھلک نمایاں طور پر نظر آئی تھی۔ مگر  
 فعلی نشوونما کے مطابق جب آپ نے حضرت  
 خلیفۃ المسیح الاولؒ کی وفات کے بعد سید  
 خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ کے متعلق  
 آسمانی وعدوں کی ایک ایک خبر نہایت برق  
 رفتاری سے پوری ہوئی شروع ہوئی اور ابھی  
 آپ کے عہد خلافت پر تھوڑا عرصہ ہی گزرا  
 تھا کہ ایک عالم کی آنکھیں خیرہ ہونے لگیں  
 اور مسلم و غیر مسلم حلقے بھی تسلیم کرنے پر  
 مجبور ہو گئے کہ آپ موعودہ دنیا کی عظیم ترین  
 ہستی ہیں اور آج بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے  
 کہ پیشگوئی پسر موعود کی کوئی بھی اہم علامت  
 ایسی نہیں جس کا آپ میں پائے جانے کا  
 بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی نہ کسی رنگ میں  
 خیروں کی زبان و قلم سے اقرار نہ کیا جا سکا ہو  
 اس سلسلہ میں احضار بعض شہادتیں درج  
 ذیل ہیں۔

## حیرت انگیز ترقی

ایک معزز غیر احمدی عالم مولوی سید سعید  
 خان صاحب قادیان نے آزادی ملک سے  
 قبل "اظہار حقی" کے عنوان سے ایک  
 ٹریکٹ میں لکھا۔

"آپ کو دینی حضرت مسیح موعود علیہ السلام  
 نقل (اطلاع ملتی ہے کہ یہ ترقی  
 جماعت کے لئے تیرے ذہن سے  
 ایک شخص کو قائم کر دیا اور اس  
 کو اپنے قریب اور دینی سے خونیں کو دیا  
 گا اور اس کے ذریعہ سے ترقی ترقی  
 کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی  
 قبول کریں گے۔"  
 اس پیشگوئی کو پورا اور بار بار پورا  
 پورا ایمان سے کہو کہ کیا یہ پیشگوئی  
 پوری نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ حکیم صاحب  
 کی وفات کے بعد مرزا بشیر الدین محمود  
 احمد خلیفہ مقرر ہوئے اور یہ حقیقت  
 ہے کہ آپ کے زمانہ میں احمدیت نے  
 جس قدر ترقی کی وہ حیرت انگیز ہے۔"  
 (اظہار حقی ص ۱۵)

## پس موعود

مندوستان کے ایک غیر مسلم سکھ عوامی  
 ارجن سنگھ ایڈیٹر "پنڈی" نے تیسری  
 کیا کہ مرزا صاحب نے ۱۹۱۱ء میں جبکہ



# اللہ تعالیٰ پر یقین کامل کا ایک زریعہ۔ پیشگوئی مصلح موعودؑ

از مکرّم مولوی محمد مسدّد صاحب کوثر مصلح انچارج بمبئی

مذہب کی اصل نثر بندے کا اللہ تعالیٰ سے براہ راست مضبوط اور گہرا تعلق قائم کرنا اور انسان کے دل میں اس کی عیسیٰ پر یقین کامل پیدا کرنا ہے۔ یہی وہ معیار ہے جس پر کسی بھی مذہب کی زندگی اور اس کی روحانی تاثیرات کو پرکھا جاسکتا ہے۔ اگر کسی مذہب کے ماننے والوں کے پاس صرف مدد پر ہی پیرائے خشک خیالات ہی ہوں اور ان کے ذہن کوئی کامل روحانی وجود ایسا موجود نہ ہو جو خدا کے ساتھ اپنے مالک حقیقی سے براہ راست تعلق قائم کر سکے تو ایسا مذہب مادیت کے اس دور میں قطعاً ناقابل قبول اور ناقابل عمل ثابت ہوگا۔

مذہب اسلام کو یہ سبھی چیزیں حاصل ہیں ہرگز نہیں لیکن کامل زندگی اور زندگی میں ان کا اپنے خدا کے ساتھ تعلق اور تعلق قائم رہنا۔ بلکہ خود حواسِ خمسہ کی ہر چیز سے تعلق قائم رہنے سے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا اس صدی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مہدی کے ذریعہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں نشانات کی موسم دھار بارش برسا دی ہے۔ انیسویں صدی کے آخری میں مسالوں کی تاریخ کا بخیر مطالعہ کرنے کے بعد ہم اس وقت تک پہنچے ہیں کہ وہ تاریخ دور تھا جس میں "تعلق باللہ" منقطع ہو گیا تھا۔ پہلی صفحہ اپنے خدا پر تھے۔ دنیا بہت بہت سے سطحوں میں بت پرستی بڑھتی چلی جا رہی تھی کیونکہ یعنی مہریت کے بیج بوئے جا چکے تھے ایسے حالات میں اگر اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود علیہ السلام کو اپنے نشانات کے ساتھ نہ بھیجا تو بلاشبہ بنی نوع انسان کا خدائے رحمن سے ایمان ہی اٹھ جاتا۔

پیشگوئی مصلح موعود ان ہی صدمہ نشانات میں سے ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جو سینکڑوں اور ہزاروں انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ پر کامل یقین کا موجب اس وقت ہوئی جب کہ ۱۸۸۶ء میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی اور لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کے لئے یہ پیشگوئی قیامت تک موجب ایمان اس لئے بنی رہی باقی گئی کہ اس پیشگوئی کے مطابق موعود اور مبعوث فرزند پیدا ہوا۔ اس لئے ہی باری تعالیٰ اور مہریت الہی کے یہ شمار لیجئے دلائلِ دنیا کے سامنے پیش کیے جن کی تردید نا ممکنات میں سے ہے ہزاروں اور لاکھوں انسان ان دلائل کی بدولت

اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور لارہے ہیں اور قیامت تک لاتے رہیں گے۔

انیسویں صدی کے آخر میں اگر کیونکہ کی دبا دباؤ میں اس دعویٰ کے ساتھ ہسپن کردہ مذہب کو ختم کر دے گی اور نوزاد اللہ خدا کے نام کو دنیا ت مٹائے گی۔ تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اس مرض کا روحانی علاج بھی "مصلح موعود" کے ذریعہ پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کی الہی روحانی صفات کا ذکر پیشگوئی مصلح موعود میں اس طرح فرمایا ہے :-

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آئینہ کے ساتھ آئے گا۔۔۔۔۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے سچی نیتوں اور سچائی کی برکتوں سے بہتوں کو بیاریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔۔۔۔۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔"

(اگست ۲۲ فروری ۱۸۸۶ء)

مصلح موعود کی پیشگوئی کے پس منظر کو بھی اگر دیکھا جائے تو حیرت خیز ہے۔ مصلح موعود کے ذریعہ مقرر تھا۔ بعض لوگ ہستی باری تعالیٰ کے صریحاً منکر تھے بعض یہ کہتے تھے خدا ہے تو گمراہ وہ ہوتا نہیں نہ ہی سنتا ہے لیکن حضرت مرزا غلام صاحب کا دعویٰ یہ تھا کہ خدا بولتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں فرمایا وہ شخص جو صدقِ دل سے مراد کاقتلاشی ہے اس کے لئے میرے گھر کے دروازے کھلے ہیں وہ قادیان میں آکر میرے پاس کچھ عرصہ قیام کرے اس عرصہ میں اگر خدا اسے کوئی واضح اور غیر مبہم نشان دکھا دے تو وہ شخص بیشک مجھے جھوٹا قرار دے۔

حضرت مصلح موعود کی اس دعوت عام کے نتیجے میں قادیان کے آریوں کی ایک درگاہ حضرت مصلح موعود کی خدمت میں پہنچی جس میں یہ تحریر تھا کہ "نشان نامی کی بزرگوں آپ نے تمام دنیا کو دی ہے ہم آپ کے ہمسایہ ہونے کے ناطے نشان دیکھنے کے اولین مستحق ہیں چنانچہ حضرت مصلح موعود علیہ السلام نے ان صاحبان کی درخواست کو جائز و مناسب سمجھا اور آپ نے وعدہ فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ سے میں دعا کروں گا وہ ضرور آپ کو ایسا نشان دکھائے گا جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہوگا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود علیہ السلام نے ہر شیا پر میں چالیں روز تک اللہ کے حضور عاجزانہ دعائیں فرمائیں جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آیت کو بشارت دی کہ نورس کے عرصہ میں آپ کے گھر ایک ایسا جنیل القدر فرزند پیدا ہوگا جس کی سبھی دیگر صفات کے بعض خاص صفات ہوں گی کہ :-

- وہ بچہ کم عمری میں فوت نہ ہوگا
- وہ غیر معمولی صلاحیتوں اور استعدادوں کا حامل ہوگا۔
- دین اسلام کی خدمت پر کمر بستہ ہوگا۔
- اس کے ذریعہ اسلام کا شرف دنیا میں ظاہر ہوگا۔
- وہ امیروں کی دستگیری کا موجب ہوگا۔

• کلام اللہ کا مہر جو لوگوں پر ظاہر کرے گا  
• ترموں کے لئے برکتوں کے سامان کرے والا ہوگا۔

حضرت مصلح موعود کے اللہ تعالیٰ سے زبردست روحانی تعلق کا کتنا عظیم ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۵۱ سال کی عمر میں آپ کو پیشے کی بشارت دی یہ عمر وہ ہوتی ہے جبکہ انسان جوانی کی حدود پار کر کے بڑھنے کا زمانہ گزار رہا ہوتا ہے۔ نہ صرف پیشے کی بشارت بلکہ خاص صفات سے متصف پیشے کی خوشخبری اس پیشگوئی کو زبردست بنا رہی ہے۔ پھر دیکھئے دائرہ نے دیکھا کہ ان تمام صفات سے متصف وہ موعود دنیا ۱۲ فروری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا اور اپنی زندگی میں اسلام کی بلیبل القدر خدمات انجام دینے کے بعد بحیرہ عرب و مدینہ منورہ میں ۱۹۶۵ء کو اپنے نبوی نقطہ رسالت کو پہنچا۔ اس نشانہ کی تردید نہیں کہ اللہ تعالیٰ سنتا نہیں یا بولتا نہیں۔ یا مذہب اسلام ایسا مذہب ہے جس کی روحانی تاثیرات ختم ہو چکی ہیں :-

## وہ اسیروں کا دستکار بھی تھا

از مکرّم سید مہشور احمد صاحب ملاحظہ فرمائیں

وہ اسیروں کا دستکار بھی تھا  
حق شناسا تھا دین کا رہبر  
پیش خبری تھی جس کی آمد کی  
شمع محفل تھا جانِ محفل تھا  
مصلح وقت اور فضیل عمر  
علم دنیا و دین سے بہرہ ور  
کانپا اٹھے تھے دیکھ کر دشمن  
کاشفی دین مصطفیٰ لاریب  
گلشن پاک کا گلِ خندہ  
میں نے دیکھا ہے دین کی خاطر  
گوٹے سبقت جو لئے گیا سب سے  
صاحب کشف صاحب الہام  
اس کی عظمت کا ہے جہاں قائل

غم کے ماروں کا شکر بھی تھا  
بیخ ہے وہ فخر روزگار بھی تھا  
آنے والے کی یادگار بھی تھا  
سینچ دو دم تھا آبدار بھی تھا  
دین احمد کا اک حصہ ار بھی تھا  
حسنِ فطرت کا راز دار بھی تھا  
صاحبِ رعب و زوی قار بھی تھا  
خادوم دین مشہر یار بھی تھا  
گلغزاروں کا گلغزار بھی تھا  
دل تپیدہ تھا اشکبار بھی تھا  
صاحبِ عزم و شہسوار بھی تھا  
دین فطرت کا راز دار بھی تھا  
اس میں کیا شک وہ ناچار بھی تھا

ظاہر خستہ کا سلام اس پہ  
زندگی بخش تھا قسرا بھی تھا



# محترم صاحبزادہ مرزا حکیم احمد رضا

## صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعزاز میں

### الوداعی تقریب

قادیان ۵ بلینغ (فروری) سیدنا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام علیہ السلام اٹالت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے نئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت مکرم مولوی محمد انعام صاحب بخوری کے انتخاب کی منظوری حاصل ہونے پر نئے صدر مرکزہ احمدیہ کے محکم میں محترم صاحبزادہ مرزا حکیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا حکیم احمد صاحب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت مسلسل ۳۲ سالہ تاریخ ساز اور شاندار خدمات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت نے اس تقریب کو قادیان خان طریق پر منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مدرسہ احمدیہ کے محکم کو جو بیگین قناتوں سے گھیر کر اوپر رنگین جھانسی لگا دی گئیں جو اس تقریب کی رونق کو دو بالا کر رہی تھیں۔

جب پروگرام محترم صاحبزادہ مرزا حکیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت کے وقت تقریباً بجے مقام تقریب میں تشریف لائے جہاں مدرسہ احمدیہ کے گیٹ پر انہیں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے نلک شگاف نعروں سے آپ کا خیر مقدم کیا اور پھولوں کے مار پیسے۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا حکیم احمد صاحب مکرم مولوی محمد انعام صاحب بخوری کی معیت میں شیخ پر تشریف لائے۔ اس تقریب کی کاروائی کا آغاز مکرم حافظ اسلام الدین صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مقدم مرکزیہ نے حمد پڑھایا۔ بعد مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مقدم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے محترم صاحبزادہ مرزا حکیم احمد صاحب کی خدمت میں سپاس نامہ پڑھ کر سنایا اور بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب بخوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تقریر کی بعد عزیز سید احمد صاحب شمیم نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا حکیم احمد صاحب نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے خدام و اطفال کو تہنیت لکھا جس سے نوازا اور پورے اعلا اس اور جذبہ اطاعت کے ساتھ مجلس کے کاموں کو جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔ اس بصیرت افروز خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اجماعی دُعا پڑھی۔ دُعا کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے محترم موصوف کی خدمت میں حضور انور مکیا جس میں ناظران و افاضان صیغہ جات۔ جہاں ان کے اکرام اور تمام خدام و اطفال شریک ہو چکے۔

## اعلانات نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا حکیم احمد صاحب امیر باعزت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۳۱ بلینغ (فروری) کو بعد نماز صبح سید مبارک میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:-

(۱)۔ عزیز نیر نعیم الدین خان صاحب ابن مکرم عمر الدین خان صاحب اور لیلیٰ خاتون قادیان کا نکاح عزیزہ شکیلہ اختر بیوی صاحبہ دختر مکرم فضل الہی خان صاحب اور لیلیٰ خاتون صاحبہ نے امور نامہ قادیان کے ہمراہ مبلغ نو ہزار روپے حق ہسب سے مکرم عمر الدین خان صاحب نے اس عقد پر بطور رشک نہ ملے اس روپہ مختلف عداوت میں ادا کئے ہیں بخیرہ اللہ خیراً

(۲)۔ عزیز سید مبارک عالم صاحب ابن مکرم سید محمد عاشق حسین صاحب ساکن خانپور کھلی (پہلوان) کا نکاح عزیزہ سیدہ شمع راشدہ صاحبہ بنت مکرم سید محمد احمد صاحب ساکن کوسبی اڑیسہ کے ہمراہ مبلغ گیارہ ہزار روپے حق ہسب سے اس عقد پر چوتھ فریقین خود قادیان نہیں پہنچ سکے اس لئے بوقت نکاح لڑکی کے ولی کی طرف سے مکرم مولوی حکیم محمد بن عبدالمطلب صاحب ساکن قادیان نے اور لڑکے کی طرف سے مکرم جوہری سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظم پیدار سدرا بن احمد قادیان نے بحیثیت وکیل ایجاب و قبول کیا۔

فقار بن سے ان ہر دو رشتوں کے ہر جہت سے با برکت اور شرمہ شرت جسد ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

## ولادتیں

(۱)۔ مکرم میاں سلاطین صاحب ساکن ملتان ابن مکرم میاں مبارک الدین صاحب محرم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۰ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نوروز

مکرم میاں نعیم احمد صاحب باقی کلکتہ ابن محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی مروجہ کا نوادہ ہے۔ اس خوشی میں بچے کے نسیان کی طرف سے بلور شکر مختلف عداوت میں پانچ سو روپے مرکز میں بھجوا گیا ہے۔ فجزا لا اللہ خیراً

(۲)۔ مکرم رفیق احمد صاحب ساکن امرتسر (پولہ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۰ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ مکرم خورشید احمد صاحب امرتسر ہی کا نوادہ اور مکرم مشتاق احمد صاحب امرتسر ہی کا بچہ ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف عداوت میں مبلغ بیس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزا لا اللہ خیراً

(۳)۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۹ کو مکرم بشارت احمد خان صاحب ابن مکرم ذوالفقار خان صاحب ساکن سونگھڑہ (راولپنڈی) کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نوروز مکرم عین الدین صاحب ساکن کینڈر پارہ (راولپنڈی) کا نوادہ ہے۔ اس خوشی میں موصوف نے مبلغ پانچ سو روپے شکرانہ نقد میں ادا کئے ہیں۔ فجزا لا اللہ خیراً۔

خارجین دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نور وودین کو ایک صالح و نظام دین بنائے صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین:-

(ادارہ)

## درخواستیں

• مکرم سید محمد احمد صاحب جلال کو جو حیدرآباد اپنی اہلیہ کی مرض فالج سے کچھ عرصے سے صحت اور شفایابی کے لئے۔ مکرم بشارت احمد صاحب حیدر قادیان اپنے والدین اور چھوٹے بھائی کی صحت و عافیت اور کاروبار کے با برکت ہونے کے لئے۔ مکرم لطف اللہ صاحب سکندر آباد کا اہلیہ کا بعض نسوانی عوارض کی بناء پر آپریشن ہونے والا ہے جس کی کامیابی اور کامل صحت و شفایابی کے لئے۔ مکرم خضر محمد صاحب شیوگہ اپنی اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی نیز دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ عزیز پرویز احمد اوند گام (کشمیر) سے عزیزہ محمودہ بانو سلہا۔ عزیزہ بشری سلہا اور عزیز شمیم احمد ملکہ کی اپنے اپنے اہل و عیال کی کامیابی کے لئے۔ مکرم محمد احمد صاحب یا دگیری مقیم بیدر و کرناٹک اپنی والدہ محترمہ اہلیہ صاحبہ بچکان اور خود کی صحت و سلامتی کامل شفایابی اور کاروباری شکلات کے ازالہ کے لئے قاریس بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

## حضرت مصلح موعود اور میرے مشاہدات: ہفتہ صلا

روانگی کے وقت آیت نے مجھے ایک خاص نہایت اہم امر کی طرف متوجہ فرمایا ہے کہ حضرت ام المؤمنین کی وفات ماہ اپریل ۵۲ ۹۰ھ میں ہوئی تھی اور آپ ہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون تھیں حضور نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ربوہ پہنچ کر پہلے ہشتی پہنچ جانا اور حضرت ام المؤمنین کے مزار مبارک کی طرف دُعا کرنا اس کے بعد گھر جانا۔

اس واقعہ سے جہاں حضرت ام المؤمنین سے آیت کی بے پایاں محبت کا اظہار ہوتا ہے وہاں اولاد کی اس نوعیت سے تربیت کرنے پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ اپنے بزرگوں کی منفرت اور بلذری درجات کے لئے دُعا کرنا کتنا ضروری امر ہے۔ اس سے درحقیقت اس جذبہ شکر گذاری اور احسان مندی کا اظہار ہوتا ہے جو خود تعالیٰ ایک مومن بندے سے اپنے بزرگ اور داد و اہمات کے لئے دُعا کر کے کی شکل میں دیکھا جاسکتا ہے۔

چونکہ مجھے باقی نظریہ سے خاندان سے کٹ کر۔ دارالامان میں قیام کرنا تھا اور خاندان حضرت مصلح موعود علیہ السلام اور اہل بیویوں اور اولاد حضرت مصلح موعود کی تمام زندگی گزارنا تھی اس لئے حضور نے ہمیشہ ہی مجھے اپنے ہمیت ہی محبت بھرے اور باصحا خطوط سے نوازا۔ مجھے حضور کا یہ تحریر فرمانا کبھی نہیں بھولتا اور ہمیشہ میرے ذہن میں مستحضر رہتا ہے کہ تم ہمیشہ شکر کرتے رہو کہ تمہیں قادیان میں قیام کی توفیق و عطا ملے ہے خود تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ میں اپنے مولیٰ کریم کے اس احسان پر کما حقہ شکر ادا کر سکوں اور مولیٰ کریم میری رزقہ حیات اور میری اولاد کو بھی اس کی توفیق دے آمین تم آمین:-

(شکرہ ماہنامہ خاندان ربوہ بابت جنوری فروری ۱۹۸۱ء)



# تعلیم یافتہ نوجوان

## خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین امیرہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تازہ ترین خطبہ جمعہ فروردہ (ورنہ ۱۲ صبح اجزوی) ۱۹۸۲ء میں تحریک فرمائی ہے کہ جماعتی ضروریات کے لئے مفلس تعلیم یافتہ احمدی نوجوان جو بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی۔ ایم کے ایم ایس ایس پاس ہوں خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔

جماعت ہائے امریہ بھارت کے ایسے مفلس نوجوان جو خدمتِ دین کا جذبہ رکھتے ہوں وہ انور امیرہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئیں اور بڑھتی ہوئی جماعتی ضروریات کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

## دکیلے اعلیٰ قادیان

# قواعد بائیس علمی اعلیٰ تمغہ جات

۱۔ علمی بائیس علمی اعلیٰ تمغہ جات کے مستحق منظر شدہ قواعد شائع کئے جا رہے ہیں تاکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث امیرہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جاری فرمودہ یکم کا تمغہ بیدارانِ کرامت کو علم پر سکے۔ یہ یکم جنوری ۱۹۸۰ء سے جاری شدہ ہے اور اس کے ماتحت یکم جنوری ۱۹۸۰ء کے بعد پورسٹی اور بورڈ سے نکلنے والے تمام امتحانات پر یہ یکم قابلِ عملدرآمد نہیں جائے گی لہذا ایسے طلباء و طالبات جو اپنے آپ کو اس یکم کے ماتحت انعام اور تمغہ جات کے قابل سمجھتے ہوں یا مبلغین و مددگار اور مددگاروں سے علم میں اگر کوئی ایسا کس ہو تو ان کو پتہ چاہیے کہ وہ جلد از جلد قواعد ذیل کے ماتحت نظامت ہزاس اپنے مکمل کوائف سے سائنس اطلاع دیں تاکہ ان کا کس منظور کی گئے لئے حضور کی خدمت میں بھجوایا جاسکے۔

(۱) ہر وہ طالب علم یا طالبہ جو کسی بورڈ یا پورسٹی کے کسی فائنل امتحان میں اول۔ دوم۔ سوم آئے وہ نظامتِ تعلیم قادیان کو بلا توقف فوراً طور پر اطلاع دے۔

(۲) ضروری ہوگا کہ اس سلسلہ میں متعلقہ بورڈ یا پورسٹی کے ذمہ داران کی طرف سے سرٹیفکیٹ جماعت متعلقہ کے لئے یا حضور کی مسافت سے اپنی کی رپورٹ کے ساتھ بھجوایا جائے۔

(۳) اس سرٹیفکیٹ میں ضروریات سے ذکر ہو کہ طلبہ یا طالب علم مذکور نے کل اتنے نمبروں میں سے اتنے نمبر حاصل کیے۔ اول۔ دوم۔ سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ شائع شدہ نتیجہ کی فرٹ سٹیٹ کا پی جی ایچ ایس وغیرہ بھجوائی جائے۔

(۴) طالب علم جو صرف طالبات میں اول۔ دوم۔ سوم پوزیشن بورڈ یا پورسٹی میں حاصل کریں وہ بھی انعامی تمغہ جات کی مستحق ہوں گی بشرطیکہ وہ طلبہ و طالبات میں پہلی پوزیشن میں آتی ہوں۔ اس امر کے لئے بھی تعلیق سرٹیفکیٹ آنا ضروری ہے۔

(۵) کسی پورسٹی یا بورڈ میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والے طالب علم اور طالبات کو اپنے تعلیمی کوائف بھجواتے ہوئے اس امر کی حکمانہ تصدیق کے ساتھ یہ وضاحت کرنی ضروری ہوگی کہ انہوں نے پورسٹی یا بورڈ کے سالانہ امتحان میں کوئی پوزیشن حاصل کی ہے۔ سلیپنڈی یا ڈویژن IMPROVE کرنے والا یا IMPARTS امتحان دینے والے ان تمغہ جات کے حقدار نہیں ہوں گے۔

(۶) صرف حسب ذیل امتحانات میں اول۔ دوم۔ سوم پوزیشن لینے والے طلبہ و طالبات انعامی تمغہ جات کے حقدار ہوں گے۔

(الف) میٹرک (ب) انٹرمیڈیٹ آرٹس گروپ (نیشنل آرٹس) انٹرمیڈیٹ پری بیڈیکل گروپ (نیشنل آرٹس) انٹرمیڈیٹ فائنل آرٹس (بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی۔ نیشنل آرٹس) نوٹ: بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی۔ (آنرز) (سرسر گورنس) کے طلبہ ان تمغہ جات کے تہ

مستحق ہوں گے اگر وہ بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی کے متعلقہ مسنونہ امتحان میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والوں کے کم از کم برابر فیصدی مارکس حاصل کریں۔ انہیں اس بارہ میں بھی حسب بالا بورڈ یا پورسٹی سے سرٹیفکیٹ بھجوانا ضروری ہوگا (بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی۔ انٹرمیڈیٹ فائنل آرٹس) بی۔ ایس۔ سی۔

ایگریکلچر فائنل آرٹس (ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ فائنل آرٹس) بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی۔ فائنل آرٹس (ایم۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی۔ فائنل آرٹس) نوٹ: بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی۔ فائنل آرٹس کے علاوہ کوئی اور تمغہ جات انعامی کی یکم میں شامل نہیں۔

## ناظرِ تعلیم قادیان

# پروگرام دورہ محترم وکیل الما صاحبہ

جانتے جانتے احمدی اندھڑا کرنا تک۔ کبر اور تامل ناؤ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم منظور احمد خان صاحب اور وکیل الما صاحبہ جدید انیسٹر صاحبہ تحریک جدید کے ہمراہ بروز ۲۳ کو بغرض و صوفی پنڈہ جات و دورہ جات تحریک جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں امید ہے کہ ہمدردانِ جماعت اور مہربانین و مہربانین کرام محترم حضور سے کیا ستر تعاون فرمائیں گے۔

نام جماعت	رسیدگی	قیام	رواگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	رواگی
قادیان	-	-	۲۳/۱۲	چنگا ڈی	۲۲/۱۲	۲	۲۴/۱۲
بھٹی	۲۵/۱۲	۳	۱۲/۱۲	کینا نور کڈلائی	۲۴	۲	۲۶
نگور	۱۲/۱۲	۱	۴	کڈلائی منور	۲۶	۱	۲۷
حیدرآباد سکندر آباد	۲	۵	۹	کاہیک	۲۷	۲	۲۸
چراچر شاہانگ	۹	۱	۱۰	کوڈی تھر	۲۸	۱	۲۹
نگور	۱۱	۳	۱۵	سارگھاٹ	۲۹	۱	۳۰
شوگر سرب ساگر	۱۶	۲	۱۸	کرنا گپسی	۳۰	۲	۳۱
مرکہ	۱۸	۲	۲۰	میلا پائٹ	۳۱	۱	۳۲
موگال منیشر	۲۰	۳	۲۲	دراس	۳۲	۳	۳۳
				قادیان	۳۳	-	-

# یوم مصلح موعودہ

## پچاس گھنٹیں ۲۰ تبلیغ (فروری) کو جلسے منعقد کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح موعود علیہ السلام نے فدائے عزوجل کی طرف سے اطلاع پا کر ایک عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ حضرت المصلح الموعود کی پیدائش اور اس کے دنیا کے کاروں تک شہرت پانے اور اس کے ذریعہ نبیہ اسلام کی بشارت دی تھی۔

پیشگوئی مصلح موعود مشہور پہلوؤں پر مشتمل اسلام کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔

تمام جماعتیں ۲۰ فروری کو جلسے منعقد کر کے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور جلسہ کی غرض و غایت دستوں پر واضح کریں اور جلسوں کی روئداد مرتب کر کے نظارت و دعوت و تبلیغ قادیان میں بجاوش تاکہ اخبار بد میں بھی رپورٹوں کی نفاذ شائع کرایا جاسکے۔

## ناظرِ دعوت و تبلیغ قادیان

# دعائے مغفرت

(۱) مکرم اعمال الدین صاحب انصاری خادم احمدی تجربی مال حیدرآباد کی والدہ محترمہ مرحومہ ۱۱/۱۱ کو سلیب دیہان میں دنات پاگئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

(۲) مکرم نرنر سراج احمد صاحب موگیگر دیہان کے والد مکرم فیاض انصاری صاحب سیکرٹری ماہی جماعت احمدیہ موگیگر مورخہ ۱۲ کو بوقت ایک بجے دن دفتر میں آ کر تے اپنا تک دل کا دورہ پڑ جانے کی وجہ سے دنات پا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رحم نہایت نملیں کو نینار اور خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے احمدی تے آپ کی انور سناک و فانت سے آپ کی اہلیہ اور بچوں کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔

(۳) محترمہ راشدہ الماس صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الحق صاحب انیسٹر و وقف جدید قادیان کے چھپچھپ مکرم محمد رحمان صاحب اور خالہ اہلیہ مکرم محمد ضیاء الدین صاحب ساکن پنڈان راتیرہ کے بعد دیگر سے ماہ جنوری کے دوران دنات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قاریوں سے مرحومین کی مغفرت، بلندی درجات اور سپماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(راجحیہ)



# بھو میں جماعت جدیدہ اتر پردیش کی سالانہ کانفرنس

بتاریخ ۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۸۲ء

جماعت جدیدہ اتر پردیش کی سالانہ کانفرنس کو انعقاد مندرجہ بالا تاریخوں میں ہوگا۔ کانفرنس کے لئے مكرم محمد احمد صاحب سولیک سیکرٹری جنرل کانپور کو صدر مجلس استقبالیہ اور مكرم مولوی عبدالحی صاحب نفل کو سیکرٹری مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔ اجنباب ان کے ساتھ تاوان فرمائیں۔  
پتہ: صدر مجلس استقبالیہ:-  
ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

MR. MOHD. AHMAD SB. SOLEJA,  
42/29, MAKHANIA BAZAR  
KANIPUR (U.P.)

# ”مومن کو چاہیے“

کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں  
دلاور ثابت کرے۔“  
(ملفوظات حضرت انس رضی اللہ عنہ)

پیشکش

گوٹک بیٹری سروس

نزد عابد سرکل۔ نظام شاہی روڈ۔ حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۱

# نادر و نایاب کتب اور تاریخی تصاویر

مندرجہ ذیل نادر و نایاب کتب اور تاریخی تصاویر ہمارے پاس دستیاب ہیں جو ہمشہد احباب  
مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں:-

- حضرت سید مودود علیہ السلام کی مہترہ الآراء تصنیف جس میں اصول کی توضیح کا گہرائی میں مٹی ترجمہ۔
- حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کی تصنیف ”پیغام احمدیت“ کا فارسی و عربی ترجمہ۔
- حضرت شیخ یعقوب بنی صاحب عرفی کی کتاب ”سیات احمد علیہ السلام“ کی مکمل جلدیں اور معارف القرآن کے منتخب کچھ کئی جلدیں۔
- حضرت شیخ عبداللہ ابن عربین صاحب کتاب ”الکفر والکفریہ“ اور اردو کتب کا مکمل سیٹ۔
- جماعت کی اہم تاریخی تصاویر کا مجموعہ جو ۱۹۳۹ء سے ۱۹۸۰ء تک کے عرصہ پر مشتمل تصاویر ہیں جن میں شائع کردہ تصاویر اور نادر احباب دور پے پائوشل ایٹڈ بھوکار یہ قیمت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ بھی ذبحہ ہریت کی انسل کو بزرگان سلسلہ کے نورانی چہروں سے تعارف کرانے کے علاوہ تبلیغ کا بھی ایک مفید ذریعہ ہے۔

یوسف احمد الہ دین سیکرٹری انجمن ترقی اسلام

الہ دین بلڈنگ کمپنڈ آباد (اندھرا)

# ”دین کی خدمت اور اعلائے کلمہ اللہ کے لئے علوم جدیدہ حاصل کرو اور پڑھیے جدوجہد حاصل کرو“

(ملفوظات حضرت سید پاک علیہ السلام بحوالہ رپورٹ جلد ۱۰ سالانہ ۱۹۹۰ء) (پیشکش کردہ)

احمد اینڈ کمپنی۔ ۲۶۸۔ آرکٹ روڈ۔ ملتان

ہر آن اپنے اس مقدس عہد کو ذہن میں تھم کر رکھئے:-

# ”میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا“

(ہینجائنٹ)

کوہ نور پرنٹنگ پریس

چھتہ بازار۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

# ”اسلام کا زندہ ہونا“

ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔“  
(فتح اسلام) تصنیف حضرت سید پاک علیہ السلام

منیچا۔ کھول پبلیکیشن کمپنی۔ ۲۱ ہال روڈ۔ لاہور

فون نمبر۔ ۳۲۲۲۲۲ - ۹ - ۶۱۶۲۳

# خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہوالت

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بیوانے  
کے لئے تشریف لائیں!

# الروف جیولرز

۱۶ خورشید کلاں مارکیٹ کراچی (شمالی ناظم آباد کراچی)۔ فون نمبر ۶۱۷۰۶۹

# گوٹک بیٹری سروس

ویج انڈسٹریز

ایسوسی ایشن

بھارت میں اعلیٰ قسم کی دیارسلانی بنانے والے دو مشہور ٹریڈ مارکٹ

No. 2 "ABER" - DELUX QUALITY

پتہ:- نمبر ۶۵۷-۸-۱۸ عیدلی بازار حیدرآباد ۲۳

# لٹریچر باورچی

البوظبئی میں باورچی کام کرنے کے لئے دو فوجانوں  
کی اور گھر میں کام کرنے کے لئے ایک ہوم بوائے کی  
ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنا فوڈ اور تمام کوالٹس ادارہ جسٹس کی معرفت  
ارسال فرمائیں (ادارہ)



أَفْضَلُ الدِّعْوَى إِلَّا لِلَّهِ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

مجاہد، سائڈران شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لورچٹ پور روڈ، کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475.

RESI. 273908.

CALCUTTA - 700073.

”الْخَيْرُ كَلَةٌ فِي الْقُرْآنِ“

”ہر قسم کی خیر اور برکت قرآن مجید میں ہے“

(ابن ماجہ)

THE GANTA

PHONE 23-9302

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD, CORRUGATED BOARDS & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINSEP STREET, CALCUTTA - 700072.

”میں وہی ہوں“

جو وقت پر اطلاع غلطی کے لئے بھیجا گیا۔  
(فتح اسلام) ”ما تصیفنا حضرت آدم (س) روح طیبہ السلام“

(پیشکش)

نمبر ۱۸۵۰۰  
فیکٹ نمبر

ایڈوانس

۵۰۰۵۳-۱۵

”چاہیے کہ تمہارے اعمال“

”تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں“

(ملفوظات حضرت مسیح پاک صلی اللہ علیہ وسلم)

مجاہد: تپسیا روڈ

۳۹ تپسیا روڈ، کلکتہ

25-5222  
23-1652

تار کا پتہ: "AUTO CENTRE"

الوٹر پلڈ

۱۶- مینگوین، کلکتہ

HM ہندوستان موٹر ویلڈ کے منظر مشورہ قسم کے

برائے: ایمبیڈر • بیڈ فورڈ • ٹریگر

ہمسارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول گاڑیوں اور گاڑیوں کے اجراء

حول سبیل شوخ پر دستیار ہیں

AUTO TRADERS

15 - MANGO LANE, CALCUTTA - 700001.

محبت سب کے لئے

نقوت کسی سے نہیں

(حضرت امام جامعین احمدیہ)

پیشکش: سن رائزر برپر روڈ گیس - ۳۹ تپسیا روڈ - کلکتہ

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

رحیم کالج انڈسٹری

ریگین، قوم، چترے جنس اور ویلڈ سے تیار کرتے

بہترین - پائینڈر اور معیاری

سٹیل کیس - بریف کیس - سکول بیگ

ایری بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ مردانہ)

ہینڈ پریس - مینی پریس - پاسپورٹ گور

اور بیلبورڈ

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES.

17 - A, RAJUL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA.

BOMBAY - 400008.

میں نو پچھرس ایڈ آرڈر سپلائی

ہر قسم اور ہر ماڈل

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوترس کا خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے انٹرونگس کا خدمات حاصل کرنے کے لئے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY.

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

اوووس



MUSLEH-E-MAUD NUMBER

The Weekly **B A D R** Qadian 143516

Editor:-Khurshid Ahmad Anwar

Sub Editor—Jawaid Iqbal Akhtar

PRICE Rs. 1.00

VOL No. 31 | 16th, RABIUSSANI 1402 \* 11th, TABLIGH 1361 \* 11th, FEBRUARY 1932 | ISSUE No. 6

**ارشاد نبوک**

حضرت حدیقہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-  
"جنت میں، تفرقہ پھیلانے والا داخل نہیں ہو سکتا"

محتاج دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (مہاراشٹر)

ارشاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم :-

"اللہ تعالیٰ اپنی ذات کی بزرگی بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ میں بڑی طاقتوں والا ہوں میرے لئے ہی ساری بڑائی ہے۔ میں بادشاہ ہوں۔ میں بلند شان والا ہوں؟" (مسئد ص ۵۷)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"اس میں کلام کی جگہ نہیں کہ جو کچھ اجرامِ مطلق اور عناصر میں جسمانی اور فانی طور پر صفات پائی جاتی ہیں وہ روحانی اور ابدی طور پر خدا تعالیٰ میں موجود ہیں" (تسیم دعوت ص ۵۷)

پیشکش کم محمد انان اختر۔ نیاز سلطانہ۔ پارٹنرز: "مورنگ" ۳۲۔ سیکڑ میں روڈ۔ سی آئی ٹی کالنی۔ مدراس ۴۔ ۶۰۰۰۰

**روح اور کامیابی، ہمارا تقدیر ہے**

ارشاد حضرت ناصر الدین ایڈلہ اللہ الودود

ریڑو۔ ٹی وی۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

(ڈرائی اینڈ انڈسٹری فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز۔ یادی پورہ۔ کشمیر۔ ۱۹۲۲۲۲

**ABCOT LEATHER ARTS**

34/3 3RD. MAIN ROAD.

KASTURBANAGAR, BANGALORE. 560026.

MANUFACTURERS OF:-

**AMMUNITION BOOTS**

&

**INDUSTRIAL SAFETY BOOTS**

فون نمبر ۲۲۹۱۶

**سٹار بون ال بیڈ فرٹل انڈسٹری**

(سیلنٹرز)

کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینوس۔ بون ہونس وغیرہ

نمبر ۲۲/۲۲/۲۲ عقب کاپی گورنر ریلوے کمیشن حیدرآباد (۱) انڈیا

فون-۱-۲۲۳۰

**حیدرآباد میں**  
**لیڈنگ مورگاریوں**

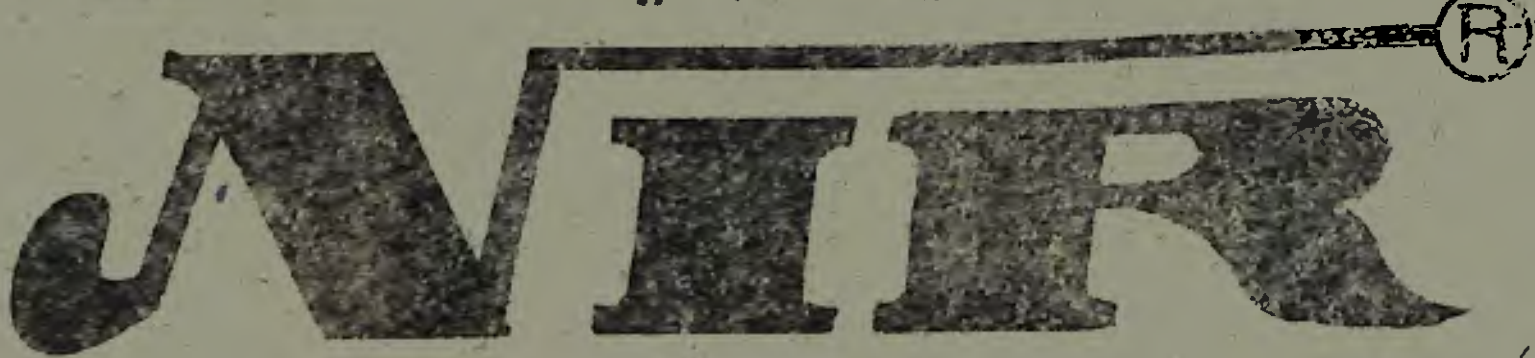
کا اعلیٰ ترین بخش قابل بھروسہ اور میعاد سروس کا واحد مرکز :-

حیدرآباد مورگاریوں

نمبر ۱/۲۵۸-۵-۶-۶ آفا پورہ۔ حیدرآباد-۱-۵۰۰۰۰

**اپنی مخلوت کا ہول کو ذکر الہی سے معمور کرو!**

ارشاد حضرت امیر المؤمنین ایڈلہ اللہ تعالیٰ



CALCUTTA-15.

پیش گوئی ہے :-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ایشیٹ ہوائی چیلنر ریڈیو اسٹک اور کمپوس کے چوتھے